THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT
Friday, July 22, 2011
(72nd Session)
Volume V
No.02
(Nos.01-02)

CONTENTS

		Pages
1.	Recitation from the Holy Quran ……..	1
2.	Leave of Absence……	2
3.	Points of order:	
	i) MQM's request for Allotment of Seats on Opposition Benches……	3
	ii) Violence in Karachi …….....	
4.	Motion under Rule 236……	4
5.	Points of order……...	
	ii) Homosexual Program in American Embassy……..…..	49
	iii) Incompetence of KESC ……..…...	55
6.	Privilege Motion Import of Car by Making Forged Documents……..	61

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume –V SP. V (02)/2011
No. 02 130

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday, July 22, 2011

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty minutes past ten in the morning with Mr. Acting Chairman (Mr. Jan Muhammad Khan Jamali) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

وَ اَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَ مُهَیْمِنًا عَلَیْهِ فَاحْكُمْ بَیْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّ مِنْهَاجًا ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ لٰكِنْ لِّیَبْلُوَكُمْ فِیْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِیْعًا فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۸﴾

ترجمہ: اور (اے پیغمبر) ہم نے تم پر سچی کتاب نازل کی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور ان (سب) پر شامل ہے تو جو حکم اللہ نے نازل فرمایا ہے اس کے مطابق ان کا فیصلہ کرنا اور حق جو تمہارے پاس آچکا ہے اس کو چھوڑ کر ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا۔ ہم نے تم میں سے ہر ایک (فرقے) کے لیے ایک دستور اور طریقہ مقرر کیا ہے۔ اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب

کو ایک ہی شریعت پر کر دیتا مگر جو حکم اس نے تم کو دیے ہیں ان میں وہ تمہاری آزمائش کرنی چاہتا ہے سو نیک کاموں میں جلدی کرو۔ تم سب کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے پھر جن باتوں میں تم کو اختلاف تھا وہ تم کو بتا دے گا۔
(سورۃ المائدہ آیت 48)

جناب قائم مقام چیئرمین: پہلے میں leave applications پڑھ دوں۔

Leave of Absence

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ اکہترویں اجلاس کے دوران مورخہ 3,14,20,23 جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر عبدالحسیب خان صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ اکہترویں اجلاس کے دوران مورخہ 3,10,13,17,24 جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر محترمہ شیرالہ ملک صاحبہ نے ناسازی طبع کی بنا پر، آج مورخہ 22 جولائی کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر گل محمد لاٹ صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 21 اور 22 جولائی کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر اسرار اللہ خان زہری ادائیگی عمرہ کے لیے سعودی

عرب گئے ہوئے ہیں، اس لیے آج مورخہ 22 جولائی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر محمد اسحاق ڈار صاحب نے بعض مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ 22 جولائی کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر محترمہ سیمیں صدیقی صاحبہ نے اطلاع دی ہے کہ وہ ملک سے باہر ہونے کی بنا پر مورخہ 21 اور 22 جولائی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گی۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: جی بابر غوری صاحب۔

Points of Order

i. MQM's request for Allotment of Seats on Opposition Benches

سینیٹر بابر خان غوری: جناب چیئرمین! یہ ایک اہم issue ہے اور اسے کل بھی سینیٹر مشہدی صاحب نے point out کیا تھا۔ ہم نے سینیٹ میں اپوزیشن کی نشستوں کی allotment کے لیے درخواست دی ہوئی تھی، وہ ابھی تک منظور نہیں ہوئی اور ہمارے لیے بڑی مشکلات ہو رہی ہیں کیونکہ ہم یہاں آ کر جس بھی نشست پر بیٹھتے ہیں، وہ مختلف لوگوں کو allotted ہیں۔ آپ kindly اس کا فیصلہ کر دیں۔ اس سے پہلے جو فیصلے ہوئے ہیں، اس میں یہ مد نظر رکھا گیا ہے کہ ایم کیو ایم اپوزیشن میں شامل ہے جس کے مطابق Leader of the Opposition کے حوالے سے بھی بات ہوئی۔ اسحاق ڈار اور غفور حیدری صاحب کا issue ہمارے آنے سے پہلے چل رہا تھا۔ اس کے مطابق ظاہر ہے آپ جو بھی فیصلہ کریں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ان کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ چیئرمین صاحب نے ruling دے دی ہے۔

ii. Violence in Karachi

سینیٹر بابر خان غوری: وہ ہمارے آنے سے پہلے ایک dispute چل رہا تھا، اس کو اسی تناظر میں دیکھا جائے۔ اس کے علاوہ دوسری بات یہ ہے کہ کل یہاں کراچی کے issue پر بات ہوئی اور یہ اجلاس اسی مقصد کے لیے بلایا گیا تھا، رحمٰن ملک صاحب نے پوری کوشش کی ہے، وہ اچھے متحرک وزیر ہیں لیکن جو بے گناہ لوگ مر گئے ہیں، جس طرح massacre ہوا ہے، جس طرح قتل عام ہوا ہے، ان میں مرنے والے کسی ایک کو بھی ابھی تک حکومت کی طرف سے کوئی compensation کی announcement نہیں ہوئی ہے۔ جان کی کوئی قیمت نہیں ہوتی ہے لیکن ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری کو پورا کرے۔ تیسری چیز یہ کہ ابھی تک اس بات کی inquiry نہیں ہو سکی کہ آخر چار دن تک قتل عام ہوتا رہا تو Rangers کہاں تھی؟ وہ کیوں نہیں آئی؟ اگر ان کا ایک آدمی کسی group کے ہاتھوں پکڑا جاتا ہے، یا اس سے اسلحہ چھین لیا جاتا ہے تو پوری کراچی میں بغیر کسی permission کے، ان کے offices پر چھاپے مارتے ہیں۔ یہاں لوگوں کا قتل عام ہو رہا تھا اور انہیں permission چاہیے تھی۔ اس کی inquiry کون کرے گا؟ یہ جوابات رحمٰن ملک صاحب نہیں دے پائے ہیں۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ان issues کو بھی address کیا جائے کیونکہ یہ اجلاس اپوزیشن نے اسی وجہ سے بلایا تھا کہ یہ اہم issues تھے لیکن اس پر جو جوابات دیے گئے، ہمیں ان سے تسلی نہیں ہوئی ہے۔ ہماری آپ سے گزارش ہے کہ آپ یہ compensation والا معاملہ دیکھیں، ان چار دنوں کے دوران پولیس اور Rangers وہاں کیوں نہیں پہنچی، اس کی inquiry ہونی چاہیے۔ اس کے علاوہ ہماری نشستوں کا معاملہ بھی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: نشستوں کا معاملہ تو بعد از عیدالفطر طے ہو جائے گا۔ بلیدی صاحب! ایک منٹ۔ اس سے پہلے کہ کارروائی شروع کریں، میں دوسرے معاملات پر بھی بعد میں comment کروں گا۔ بخاری صاحب! ہم پہلے Question Hour کو set aside کر لیں۔ آپ Question Hour کو ختم کرنے کا motion move کریں۔ راجہ صاحب! آپ پھر دوسرا motion بھی پڑھ دیجیے گا جس کے بعد debate شروع کرائیں گے۔

Motion under Rule 236

Senator Syed Nayyer Hussain Bokhari (Leader of the

House): Mr. Chairman: I beg to move that under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988, the requirements of Rule 38 of the said Rules regarding Question Hour be dispensed with and the questions and their printed replies placed on the table of the House may be taken as read.

Mr. Acting Chairman: It has been moved that under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988, the requirements of Rule 38 of the said Rules regarding Question Hour be dispensed with and the questions and their printed replies placed on the table of the House may be taken as read.

(The motion was carried)

(Question No. 32 was originally set down for answering on 6th May, 2011 (70th Session), but was deferred)

32. *Senator S. M. Zafar: Will the Minister for Religious Affairs be pleased to state the number of recommendations received from the Council of Islamic Ideology since 2007 and action taken by the Government on them?

Syed Khursheed Ahmed Shah: The following reports of the council of Islamic ideology have been received in the Ministry since 2007:—

1. Annual report 2006-7
2. Annual report 2007-8
3. Annual report 2008-9
4. Islah-e-qedian wa jail khanajat

These reports contain approximately 260 recommendations.

The Council of Islamic Ideology has been asked to send requisite number of copies of the annual reports published after laying of final report 1996 (including Reports from 2007 to till date)

to the Secretariats of the National Assembly, Senate, and the Provincial Assemblies. The Council is in process of preparation of requisite copies of the reports. Thereafter, these reports will be laid before the Senate and the National Assembly.

19. *Senator Nawabzada Mir Haji Lashkari Raisani: Will the Minister for Water and Power be pleased to state the number of posts of officers and engineers lying vacant in HESCO and SEPCO and steps taken to make promotions against these posts?

Syed Naveed Qamar: The posts of officers and engineers lying vacant in HESCO and SEPCO and steps taken to make promotion against these posts are detailed as under:—

HESCO

Sr.#	Name of Post	BPS	Vacant
1.	Manager (MIS)	19	01
2.	Dy.Manager (Admn)	18	01
3.	Dy.Manager (Computer)	18	01
4.	Dy.Manager (Environment & Safeguard)	18	01
5.	Dy.Manager (CA)	18	03
6.	Revenue Officer (R.O)	17	06

It is further added that promotion for Manager MIS BPS-19 appearing at Sr.# 02 to 06, HESCO has already initiated preparation for the same and the posts will be filled up very shortly.

SEPCO

BPS	Engineers	Remarks
20	01	Additional charge of CEO assigned to CE/OD
19	02	One Sr. Engineer is working as S.E.on current charge basis
18	09	—
17	19	—
Total	31	—

Status of vacant posts of Officers in SEPCO

BPS	Officers	Remarks
20	01	Additional charge of FD SEPCO assigned to FD HESCO Hyderabad
19	04	—
18	11	—
17	20	—
Total	36	—

SEPCO has started its functioning with effect from 13-08-2010, as such seniorities of officers have been bifurcated, circulated and presently 02 Field Store Managers (BPS-17) have been promoted as Regional Store Managers (BPS-18) and 09 UTS have

been promoted as Jr. Engineers (BPS-17). However the promoted cases of Jr. Engrs. (BPS-17) to Sr. Engrs. (BPS-18) are under process.

20. *Senator S. M. Zafar: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) whether it is a fact that a huge quantum of furnace oil is swindled during transportation process from Karachi to other parts of the country and the loss is being charged to the electricity consumers; and

(b) if the answer is affirmative indicate the quantum and the value of furance oil heist during the last five years and action taken against the culprits to stop the practice in future?

Senator Dr. Asim Hussain (Minister for Petroleum and Natural Resources): (a) No.

(b) Nil.

21. *Senator. Rehana Yahya Baloch: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the date on which village Medad Khel, District Tank was provided electricity;

(b) the number of electricity meters provided to the said village since then; and

(c) the number of meters disconnected on the charges of default indicating also the names of consumers and present status of each meter?

Syed Naveed Qamar: (a) The village Medad Khel, District Tank was provided electricity in the year 1987-88

(b) 59 electric meters are installed in the said village since then.

(c) At present 28 meters are running in the village, whereas 31 meters have been disconnected having arrears of Rs. 3.56 million. Detailed list of names of consumers along with the status of meters are placed at Annex-I & Annex-II.

Annex-I

LIST OF RUNNING CONSUMERS

SNo	Account Number	Name & address	Amount/Arrears
1	15-26641-1087600	Sher Baz s/o Ummer Khel vill:Midad Khel Tank.	10944
2	15-26641-1087700	Sher Baz S/o Umer Khel	11771
3	15-26641-1087800	Khan Badshah	10311
4	15-26641-1087900	Mohd:Aslam S/o Shulsta Khan	16934
5	15-26641-1087901	Safdar Khan S/o Aslam Khan	2275
6	15-26641-1088000	Nasir Khan S/o Karim Khan	11595
7	15-26641-1088100	Azim Khan S/o Shaista Khan	11070
8	15-26641-1088700	Nasir ullah S/o Haq Nawaz	11815
9	15-26641-1088800	Bakhtiar S/o Hussain Khan	10251
10	15-26641-1088900	Sher Khan S/o Mehmood Khan	10222

11	15-26641-1089000	Baktimal Khan S/o Ghaulb Khan	1072
12	15-26641-1099900	Miyal Khan S/o Qasim Khan	319864
13	15-26641-1090100	Moin Gul S/o Behram	32587
14	15-26641-1090200	Nizam S/o Sharif	1089
15	15-26641-1090400	Mir Adam S/o Mohd:Anwar	13900
16	15-26641-1087300	SDO PHED	350420
17	15-26641-1091500	Hayatullah S/o Hizbullah	2015
18	15-26641-1090401	Wali Khan	15736
19	15-26641-1090500	Shah Zarin S/o Rehaman	2408
20	15-26641-1090800	Nadir Khan S/o Ghulam Akbar	1780
21	15-26641-1091400	Waliat S/o Fojdar	147
22	15-26641-1091900	Ghulam Rashid S/o Ghulam Saeed	19760
23	15-26641-1091901	Mohd:Ismail	10481
24	15-26641-1091905	Samar Gul	10602
25	15-26641-1089500	Adam Khan S/o Amanullah	3865
26	15-26641-1096000	Mosque C/o Mir Zaman	Nil
27	19-26641-1087300	SDO PHED	376120
28	19-26641-1088701	Primary School	20110

Annex-II

LIST OF DISCONNECTED CONSUMERS

S No	ACCOUNT NUMBER	ADDRESS	ARREAR
1	15-26641-1089100	Sarfaraz S/o Haq Nawaz	44458
2	15-26641-1092000	Khurasan S/o Bahawal Khan	34047
3	15-26641-1089300	Gul Marjan S/o Abdur Rehman	10767
4	15-26641-1089400	Raza Mohammad S/o Mohammad	329864
5	15-26641-1089700	Jalat Khan S/o Bahawal Khan	319211
6	15-26641-1090600	Saeed Khan S/o Mehmood Khan	23324
7	15-26641-1091902	Raza Ali S/o Mir Ali	18095
8	15-26641-1088500	Hayat Khan S/o Shaista Khan	79140
9	15-26641-1083601	Nadir Khan S/o Shaista Khan	111737
10	15-26641-1089000	Mosque C/o Bhadar Khan	43491
11	15-26641-1089600	Sarwar Khan S/o Hikmat Khan	12527
12	15-26641-109000	Mohd:Anwar S/o Yarik Khan	122767
13	15-26641-1090300	Ghani Rehman S/o Jan Khan	114779
14	15-26641-1091000	Rustam Khan S/o Doran Khan	16344
15	15-26641-1091400	Mohd:Ayub S/o Nawaz Khan	110398
16	15-26641-1092000	Raza Mohd:S/o Mohammad	3234.1
17	15-26641-8880649	Adam Khan S/o Amanullah	1050.4
18	15-26641-8880650	Raza Mohd:S/o Mohd:Khan	64936
19	15-26641-8880651	Taj Mohd: S/o Fateh Mohd:	10514
20	15-26641-8880652	Mohd:Khan S/o Behram Khan	64936
21	15-26641-8880653	Abdul Latif	10514
22	15-26641-8880654	Sarwar Khan S/o Akbar Khan	64936
23	15-26641-8880655	Sakl Ali S/o Ayub Khan	10574
24	15-26641-8880656	Badshah Khan	10514

25	26-26641-8880657	Rutam Khan S/o Dorani	16820
26	26-26641-8880658	Qalandar S/o Samander Khan	12540
27	26-26641-8880651	Abdul Majid S/o Karim Khan	12540
28	26-26641-0020245	Niamatullah S/o Mir Afzal	93184
29	26-26641-2025130	Misal Khan S/o qasim Khan	329864
30	26-26641-0006687	Sarwar Khan S/o Hikmat Khan	102527
31	26-26641-8880652	Khan Badshah S/o Palanda Khan	12020

22. *Senator S. M. Zafar: Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that India is contemplating to build more dams in held Jamu-Kashmir, if so, its details?

Syed Naveed Qamar: Under the provisions of the Indus Waters Treaty 1960, India is allowed to construct new Run of the River Hydroelectric Plants and Storage Works within the design criteria provided in Annexure-D to the Treaty and the storage works under the limitations as provided in Annexure-E to the Treaty. Under the Treaty India is obliged to supply information six months in advance before the construction of its new hydroelectric plants.

As per information gathered from different sources. India has constructed projects or are under construction on river Chenab as per Annexure "A". Moreover, it has constructed projects or are under construction on river Jhelum as per Annexure "B". India is planning to build more hydroelectric plants particularly on river Chenab. Details attached at Annexure "C". There is no limit on India to construct new hydroelectric plants on our Western Rivers However, as mentioned above India is obliged to supply information six months in advance before the construction of new hydroelectric plants. After receiving the information, our experts review the design of the plant and the matter is taken up under Indus Waters Treaty 1960, accordingly.

Annexure-A

POWER PLANTS ON RIVER CHENAB

(A) COMPLETED

S.No.	Project	Location	Installed Capacity	Status
1.[1]	Dul Hasti *	Near Kishtwar on Chenab River	390 MW	Complete d
2.	Baglihar *	On the Chenab Main about 147 Km U/S of Marala Headworks	450 MW	Complete d
3.	Salal (I & Ii)*	45 Miles U/S of Marala on Chenab River	690 MW	Complete d
4.	Chinani –I ****	7 Km from Udhampur on the left bank of Jammu Tawi	23.30 MW	Complete d
5.	Chinani –II **	On Jammu Tawi River, a Tributary of Chenab River	2.00 MW	Complete d
6.	Thirot **	On Thirot Nullah,, a Tributary of Chandara Bhaga River	4.50 MW	Complete d
7.	Ranbir Canal ****	Ranbir Canal off-taking from Chenab River at RD 84000	1.20 MW	Complete d
8.	Badarwah ****	On Haboon Nullah, a Sub Tributary of Chenab River	2x0.5=1 MW	Complete d
9.	Kishtwar ****	Near Village Kishtwar on Chenab River	0.35 MW	Complete d
10.	Killar **	On Mahal Nullah, a Tributary of Chenab River	0.3 MW	Complete d
11.	Shansha **	On Shahsha Nullah, a Tributary of Chenab River	0.2 MW	Complete d
12.	Billing **	On Billing Nullah, a Tributary of Bhaga River	0.1 MW	Complete d
13.	Sissu **	Near Sissu, a Tributary of Chenab River	0.1 MW	Complete d
14.	Rajouri ****	On Darhali Nullah, a Sub Tributary of Chenab River	3.00 MW	Complete d
15.	Udhampur ****	Tawi River, a Tributary of Chenab River	0.64 MW	Complete d
16.	Nichalani Banihal ****	Mangat Nullah, a Tributary of Chenab River	0.60 MW	Complete d
17.	Chinani-III **	On Jammu Tawi River, a Tributary of Chenab River	7.50 MW	Complete d

(B) UNDER CONSTRUCTION

S.No.	Project	Location	Installed Capacity	Status
1.	Ranja-Ata Dunadi **	On river upper kainai nullah , a tributary of river Chenab	15 MW	Under Construction

[1]

* Dam Structure
** Weir Structure
*** Barrage
**** Pre–Treaty Hydroelectric Plants

Annexure –B

POWER PLANTS ON RIVER JHELUM

(A) COMPLETED

S.No.	Project	Location	Installed Capacity	Status
1.[2]	Uri-I ***	Located at Uri about 15 miles D/S of Baramula On Jhelum River	4x120 =480 MW	Completed
2.	Lower Jhelum **	8 miles D/S Baramula on the Jhelum River	3x35=105 MW	Completed
3.	Gandarbal ****	On Sind River, a Tributary of Jhelum River	15 MW	Completed
4.	Karnah **	On Quazi Nag Nullah, a Tributary of Kishenganga River	1x2=2 MW	Completed
5.	Keran **	On Kasnar Katta Nullah, a Tributary of Jhelum River	0.35x2=0.70 MW	Completed
6.	Poonch ****	On Betar Nallah, a Tributary of the Jhelum River	0.16 MW	Completed
7.	Bandipura ****	On Madmatti Nallah, a Tributary of Jhelum River	0.030 MW	Completed
8.	Asthan Nallah **	On Asthan Nallah, a tributary of Kishanganga River	0.75 MW	Completed
9.	Upper Sind **	On Wangat Nallah near Village Wangat, a Tributary of Sind River	35x3=105 MW	Completed
10.	Pahalgam ****	Confluence of East Lidder and West Lidder, a Tributary of Jhelum River in Anantnag District	2x1.5=3 MW	Completed
11.	Sumbal **	Near Village Sumbal on Sind River, a Tributary of Jhelum River	22 MW	Completed
12.	Kupwara ****	On Pohru River, a Tributary of Jhelum River	0.15 MW	Completed
13.	Dachigam ****	On Dagwan Nallah, a Tributary of Jhelum River	0.04 MW	Completed
14.	Matchil **	On Dadhi Nullah, a Tributary of Kishenganga	175x2 =0.35 MW	Completed
15.	Parnai **	On Suran River, a Tributary of River Punch	37.50 MW	Completed
16.	Pahalgam (3rd Unit) **	Confluence of East Lidder and West Lidder, a Tributary of Jhelum River in Anantnag District	1.5 MW	Completed

2

* Dam Structure
** Weir Structure
*** Barrage
**** Pre-Treaty Hydroelectric Plants

(B) UNDER CONSTRUCTION

S.No.	Project	Location	Installed Capacity	Status
1.	Uri-II *	Near Village Uri on Jhelum River	4x60=240 MW	Under Construction
2.	Kishenganga *	On Kishenganga River, a Tributary of Jhelum River	330 MW	Under Construction
3.	Tangmarg **	On Ferozepur Nallah, a Tributary of the Jhelum River	2x5=10 MW	Under Construction
4.	Brenwar **	On River Doodh-Ganga, a Tributary of Jhelum River	3x2.5=7.5 MW	Under Construction
5.	Athawatto **	On Madmatti Nallah in Jhelum Vally	10 MW	Under Construction

Annexure-C

FUTURE PROJECTS ON RIVER CHENAB

S. No.	Name of Project/ Scheme	Installed Capacity	Status
1.	Sawalkot Stage-I & II	1200 MW	PFR & DPR prepared
2.	Kiru	430 MW	DPR prepared
3.	Pakal Dul Stage I & II	1020 MW	PFR & DPR prepared
4.	Ratie	560 MW	DPR prepared
5.	Bursar	1020 MW	PFR & DPR prepared
6.	Kirthai Stage I & II	600 MW	PFR prepared
7.	Shamnot	370 MW	PFR prepared
8.	Naunat	400 MW	PFR & DPR prepared
9.	Karwar	520 MW	DPR prepared
10.	Barinium	240 MW	PFR prepared

PFR: Preliminary Feasibility Report

DPR: Detailed Project Report

23. *Senator Muhammad Talha Mahmood: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the details of expenditures of Ministry of Petroleum and Natural Resources, its attached departments, subordinate offices and corporations during the last three years with head-wise and year-wise break up; and

(b) the steps taken / being taken by the Government to reduce the said expenditure?

Senator Dr. Asim Hussain: (a) The detail of expenditure of Ministry of Petroleum and Natural Resources, attached departments/sub-ordinate offices and Corporations during the last three years are as under:—

Sr.No.	Name of Organization	Expenditure			Remarks
		2008-09	2009-10	2010-11	
A. Main Ministry				**(Rs.in million)**	
1	Ministry of Petroleum & Natural Resources (Main Secretariat)	182.309	59.091	82.669	Detials at Annex-A
2	Ministry of Petroleum & Natural Resources (Policy Wing)	79.743	81.620	86.922	Detials at Annex-B
3	PSDP (Development Budget)	247.936	173.262	44.159	-
B. Sub-Ordinate Offices				**(Rs. in million)**	
1	Geological Survey of Pakistan	246.805	308.921	305.863	Detials at Annex-C
2	Hydrocarbon Development Institute of Pakistan.	276.630	300.750	285.940	Detials at Annex-D
C. Corporations/ Companies				**(Rs. in million)**	
1	Pakistan Mineral Dev. Corporation (Pvt) Ltd.	1,067.046	1,192.366	1,291.747	Detials at Annex-E
2	Government Holdings Private Limited	63.198	87.962	113.393	Detials at Annex-F
3	Pakistan Petroleum Limited	13.161	18.273	21.844	Detials at Annex-G
4	Sui Southern Gas Company Limited	5,874.000	9,423.000	9,322.000	Detials at Annex-H
5	Sui Northern Gas Pipelines Limited	16,734.729	16,923.837	13,000.127	Detials at Annex-I

6	Pak-Arab Refinery Limited	9,093.000	8,387.000	9,005.000	Detials at Annex-J
7	Pakistan State Oil Company Limited	5,112.746	5,181.178	4,503.998	Detials at Annex-K
8	Mari Gas Company Limited	1,745.825	2,409.175	2,950.977	Detials at Annex-L
9	Oil & Gas Development Company Limited	109,130.260	113,655.070	91,075.610	Detials at Annex-M

(b) i. Ministry and its attached departments are fully observing the instructions issued by the Government from time to time to cut the expenditure and curtailed POL of entitled officers expenditure on TA and Stationery reduced to 50% in the available budget.

(ii) Most of Companies have informed that they are self sustaining commerciai entities and most of their expenditures are production related. However, they also observe the directives of the Government issued from time to time.

(Annexures have been placed on the Table of the House as well as Library)

24. *Senator S. M. Zafar: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the date of approval and launching of Sabakzai Dam project;

(b) the estimated cost of the project indicating also the amount released and spent so far with head wise break up; and

(c) the present status of the project and expected date of its completion?

Syed Naveed Qamar: (a) The project was approved by ECNEC on 27-09-2003 and launched on 01-01-2003.

(Rs. in Million)

(b)	Estimated cost of the Project	=	1960.823
	Amount released	=	1753.274
	Head wise spent amount upto 30-06-2011		
	Admn: expenses	=	110.327
	Over Head	=	38.655
	Consultancy	=	66.790
	Assets	=	0.782
	Works	=	1536.565
	Total expenditure	=	1753.119
	Liabilities	=	207.000

(c) The project was completed on 30-06-2009 and handed over to Govt. of Balochistan on 30-06-2010.

25. *Senator Muhammad Talha Mahmood: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the details of cases of corruption, misappropriation and fraud surfaced in the Ministry of Petroleum and Natural Resources, its attached departments, subordinate offices and corporations during the last three years; and

(b) the names and designations of the persons found involved in the said cases and action taken against them?

Senator Dr. Asim Hussain: (a) and (b) Main Ministry: Nil

Oil & Development Company Ltd. (OGDCL):	Detail at Annex-I
Pakistan Petroleum Ltd, (PPL)	Detail at Annex-II

Inter Stat Gas System Ltd (ISGSL):	Nil
Pakistan Mineral Development Company (PMDC):	Nil
Geological Survey of Pakistan (GSP).	Nil
Lakhra Coal Development Company (LCDC):	Nil
Government Holdings Private Ltd (GHPL):	Nil
Saindak Metal Ltd (SML):	Nil
Pakistan State Oil (PSO):	Detail at Annex-III

Annex-I

Oil & Development Company Ltd. (OGDCL)

Sr.No.	Brief detail/Subject of case	Persons involved	Action taken
01.	Acts and omission in a case of Qadirpur Expansion Project (Rs.54.7 Million)	M/S Zafarullah Ch. (OG-1710) GM(Admin), Roohullah (OG-1658) Manager (Technical Coordinator), Arshad Malik (OG-1468) Manager (Prod), Munir Akhtar Malik (OG-2863) Pocurement Officer, Amjad Ehsan (OG-1290) Manager (Power Generation), Capt. (R) M.Ajmal Khan (OG-1461) Manager (Admin) and Khalid Subhani (OG-570) Manager (P&P)	Acquitted from the charges leveled against them vide letter dated 13-01-2010.
02.	Advertisement to various Newspaper Agencies	Mr. Irfan Babar (OG-1535) A/M(External Communication)	Exonerated from the charges leveled against him vide letter dated 17-02-2010.
03.	Irregularities and deviation in EFP-V	Mr. Tahir Shoukat (OG-100880) AGM (C&ESS)	Acquitted from the charges vide letter dated 30-03-2010.
04.	Irregularities and deviation in EFP-V	Mr. Riaz Ahmed Awan (OG-100729)	Acquitted from the charges leveled against him vide letter dated 06-04-2010.
05.	Procurement of Main Portable Drilling Rigs	Syed Muhammad Siddique Hassan (OG-1298) AM (Local Procurement)	Acquitted from the charges vide letter dated 19-04-2010. (Case is still under process).
06.	Criminal case	Mr. Azhar Ali Azhar (OG-103537) A.O	Acquittal from the charges/warning vide letter dated 27-05-2010
07.	2008-2009	NIL	NIL

Annex-II

Pakistan Petroleum Ltd. (PPL)

Sr. No.	Brief detail / Subject of case	Person involved	Action taken
1.	Submitted fake Matriculation Certificate as evidence of his qualification for obtaining employment in the Company. Upon verification, the said certificate from the Board of Secondary Education, Karachi was found bogus/ forged. Accordingly disciplinary proceedings were initiated against him in November, 2010.	Mr. Jamil Khan, Ex-Regd. No. 3252 Mechanic (Diesel)	Dismissed from the service in March, 2011 on proven / admitted charge of committing fraud by submitting fake certificate.

PSO

Annex-III

Details of Cases of Corruption, Misappropriation & Fraud for the last three years as on 18.07.2011

Sr. No	Name of Employee /Code #	Designation	Date of Initiation of Disciplinary Action	Charges /Allegation	Status
1	Mr. Zafrullah Khan	Chemist , Faisalabad	02.06.2009	Misuse of Medical Facilities	Warning letter issued 11.05.2010
2	Mr. Imran Hasan Khan	Executive, Operation PSO House	07.09.2009	Theft - 2 UPS from Company Premises	Dismissed from Service on 07.10.2010
3	Mr. Ayaz Anwar	Business Manager(GS),Multan	15.04.2010	Corruption & Negligence in Duty	Charges could not be established ,advisory note issued on 11.04.2011
4	Amir Iqbal	Sr. Officer (CCB) ,PSO House	15.04.2010	Fraud/Cheating/Misappropriation	Personal hearing to be conducted
5	Shoaib Rasool	Executive (CCB)	15.04.2010	Fraud/Cheating/Misappropriation	Comments on enquiry report received on 19.07.2011, pending for further action
6	Humair Altaf	Sr.Offcier ,Security (Cards)	26.01.2010	Fraud/Cheating/Misappropriation	Dismissed on 14.12.2010
7	Syed Ali Dino Shah	Associate Engineer ,Pipri MY Terminal	18.05.2010	Theft	Charges not established, exonerated and caution letter issued on 20.04.2011
8	Hasan Sadiq Wasti	Terminal Executive, KTA	28.06.2010	Negligence	Warning issued on 21.10.2010
9	Riaz Hussain	Sr.Accounts Officer	19.08.2010	Theft/misappropriation of Product	Charge Sheet issued on 19.08.2010, final descision expected within a week
10	Syed Ghazanfar Ali	Sr.Depot Officer , Shershah	08. 09 2010	Theft/misappropriation of Product	Opportunity for personal hearing provided on 04.07.2011, final descision expected within a week
11	Hafeez-Ur - Rehman	Associate Engineer , Shershah	08.09.2010	Theft/misappropriation of Product	Opportunity for personal hearing provided on 04.07.2011, final descision expected within a week
12	Mehar Ali Arshad	Depot Eceutive, Shershah	08.09.2010	Theft/misappropriation of Product	Opportunity for personal hearing provided on 04.07.2011, final descision expected within a week
13	Syed Ikramullah Hussaini	Sr.executive (Ops) Shershah	08. 09 2010	Theft/misappropriation of Product	Opportunity for personal hearing provided on 04.07.2011, final descision expected within a week
14	Kousar Abbas	SSW Vehari	22.07.2010	Theft/misappropriation of Product	Charge Sheet issued on 22.07.2010, final descision expected within a week
15	Muhamad saeed Subhani	Filling Operator vehari	22.07.2010	Theft/misappropriation of Product	Opportunity for personal hearing provided on 04.07.2011, final descision expected within a week
16	Shafiq Ahmed	SSW Vehari	22.07.2010	Theft/misappropriation of Product	Charge Sheet issued on 22.07.2010, final descision expected within a week
17	Manzoor A Memon	Sr. Executive , (Ops) , KT "C"	14.10.2010	Theft/misappropriation of Product	Warning issued on 26.01.2011

Details of Cases of Corruption, Misappropriation & Fraud for the last three years as on 18.07.2011

Sr. No	Name of Employee /Code #	Designation	Date of initiation of Disciplinary Action	Charges /Allegation	Status
18	Qasim Ahmed	Associate Engineer, KT"C"	14.10.2010	Theft/misappropriation of Product	Warning issued on 26.01.2011
19	Agha Umair	SAP System Officer , KT"C"	14.10.2010	Theft/misappropriation of Product	Warning issued on 26.01.2011
20	Naved Alam Zubairi	Executive Director (Special Assignment)	19.07.2010	During his assignement (with APL a Subsidiary of PSO) the Audit process observed some significant weaknesses in the systems, procedures, processes and controls exposing the company to the financial, organizational and governance risks pertaining to his position as MD of APL. APL Board requested to take action against him	Enquiry Notice for enquiry proceedings issued on 08.04.2011. Enquiry is currently pending.
21	Abdul Samad	Territory Incharge , Gasess Fuels , Peshawar	08.02.2011	Fraud & Conflict of Interest, running his own business LPG business	Final Show Cause Notice received Personal hearing to be conducted
22	Ghiasuddin Shaikh	Executive, Retail Construction & facilities Sukkur	28.03.2011	Bribery	Comments on enquiry report awaited
23	Muhammad Khan	Fitter KT"C"	04.08.2010	Theft	Charges Not Proved
24	Shafiq-ur-Rehman	Filling Operator KTA	22.06.2010	Misconduct, Negligence, Financial Loss to Company	Charges Not Proved
25	Abdul Qayyyum	Pump Operator KTA	22.06.2010	Misconduct, Negligence, Financial Loss to Company	Charges not Proved

26. *Senator Haji Ghulam Ali: Will the, Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat be pleased to state the details of foreign investment and joint ventures brought by

the Board of Investment in the country during the last three years?

Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat: The details of foreign investment and joint ventures brought by Board of Investment in the country during the last three years are as under:

Foreign Investment

Year	Amount (Million US $)
2008-09	2665.5
2009-10	2086.3
2010-11	1918.0

(Details at Annexure-I)

Joint Ventures

Board of Investment facilitated eight joint ventures in this period. Details of these joint ventures are at Annexure-II.

Annexure-I

Foreign Investment in Pakistan

Foreign Investment comprises Foreign Direct Investment and Portfolio Investment. Details of the Foreign Investment for last three years are as under:

Million US$

Year	Direct Investment	Portfolio Investment	Total Foreign Investment
2008-09	3719.9	-1054.4	2665.5

2009-10	2150.8	-64.5	2086.3
2010-11(P)	1573.6	344.4	1918.0

P: provisional

Source: State Bank of Pakistan website.

Annexure-II

Joint Venture Projects Facilitated by Board of Investment

S. No.	Joint Venture Projects
1.	Pak Gulf- Construction Limited (PGCL), a Joint Venture between Sardar Holders (Pakistan) and Tamimi Global of Saudi Arabia for Centaurus Project.
2.	Joint Venture between Emaar Pakistan and Defense Housing Authority (DHA) Islamabad, for Construction Projects.
3.	Joint Venture between Telecom Malaysia International and Multinet Pakistan for Fiber Optic Project.
4.	The Fatima Fertilizer Company Limited was incorporated as a Joint Venture between the two major business groups in Pakistan namely, Fatima Group and Arif Habib Group.
5	Al Ghurair Giga (Private) Ltd, a Joint Venture between World Trade Centre, Islamabad and Goldcrest DHA, Islamabad.
6.	Haier Ruba, a Joint Venture between Haler (China) and Ruba (Pakistan) for infrastructure projects.
7.	Bago Ferozsons (BF) Bio-sciences, Joint Venture of Ferozsons Pakistan and Bago Group of Argentina.

8. Pakistan Solar (Pvt) Ltd. MOU between M/s Azur Solar, Germany and Raza Implex of Pakistan signed. Joint Venture between the two companies is underway.

---

27. *Senator Eng. Malik Rashid Ahmed Khan: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the names and addresses of the persons of G. T. Road Mandiala Warriach Town More, Gujranwala who applied for Sui Gas connections in July and August, 2009;

(b) the names of the said persons who have been provided Sui Gas connections so far; and

(c) whether it is a fact that a number of those applicants have not been provided with gas connections despite the fact that they have deposited the demand notices, if so, their names, reasons for not providing them the connections so far and the time by which gas connections will be provided to them?

Senator Dr. Asim Hussain: (a) the names and addresses of the persons of G.T Road Mandiala Warriach Town More, Gujranwala, who applied for gas connections in July and August, 2009 are as under:

Sr. No.	Name	Address
1	Hussnain Haider	Gali Ch. Inayat Warraich wali Mandiala Warrich Gujranwala
2	Muhammad Inayat	Mandiala Warraich Gujranwala
3	Sajjad Ahmad	Nr.Amanullah Sujjar Mandiala

		Warraich Gujranwala
4	Saleem Masih	MandialaWarraich Gurjanwala
5	Muhammad Younas	Mandiala Warraich Gurjanwala
6	Numan Arfan	Moh. Haji Pura Mandiala Warraich Gujranwala

(b) Gas connection has not been provided so far to any of the above said applicants.

(c) One applicant, out of above said six applicants, namely Mr. Muhammad Younas, has deposited the security on 13-01-2011. Presently, company is providing gas connections to the applicants, who have deposited their security upto June, 2010. Gas connection will be provided to Mr. Muhammad Younas on turn/merit.

28. *Senator Dr. Muhammad Ismail Buledi: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the present stage of work on Iran-Pakistan gas pipeline project indicating also the estimated cost of the project and the time by which the same will be completed?

Senator Dr. Asim Hussain: The Gas Sale and Purchase Agreement (GSPA) was signed in June 2009 and with all Conditions Precedent of GSPA successfully completed on 13th June 2010, the GSPA has become effective and is in its implementation phase.

The Project Implementation shall cover Route Survey, Front and Engineering Design (FEED), Bankable Feasibility Study, project physical construction, supervision and commissioning.

Activities on Route Survey, Front and Engineering Design (FEED) and Bankable Feasibility Study are already in progress.

Project Implementation is targeted to be completed in time and first gas flow will be available by end of December 2014.

The estimated capital cost of the project is US$ 1.245 billion.

29. *Senator Begum Najma Hameed: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the extent of electricity likely to be provided by Iran to Pakistan indicating also its per unit cost; and

(b) the names of other countries, if any, likely to sell electricity to Pakistan?

Syed Naveed Qamar: (a) i. Presently 39 MW electricity is being imported from TAVANIR Iran under an agreement signed on 6-11-2002.

ii. Rate of supply of this delivered electricity will remain within the limits of 7.00 to 10.00 US cents per KWh depending on average monthly price of OPEC basket of crude oil, as per Amendment No. 2 to the Agreement.

iii. 100 MW at Gwadar @ 6.25 Cents per KWh (with suitable monthly indexation for fuel oil price variation). The project is expected to become functional in 2012.

iv. 1000 MW from Iran in the National Grid for which tariff is expected to be discussed in the next JWG meeting in Iran.

(b) i. India has offered to sell electricity to Pakistan. In this regard a working group has been constituted by Ministry of Water and Power, Government of Pakistan to work out the feasibility of proposal.

ii. Feasibility Report has been completed for supply of 1000 MW electricity from Tajikistan and Kyrgyzstan under CASA-1000 Project. The project envisages transmission lines through Afghanistan.

30. *Senator Muhammad Talha Mahmood: Will the Minister for Religious Affairs be pleased to state:

(a) the details of expenditures of Ministry of Religious Affairs, its attached departments, subordinate offices and corporations during the last three years with head-wise and year-wise break up; and

(b) the steps taken / being taken by the Government to reduce the said expenditure?

Syed Khursheed Ahmed Shah: (a) Main Ministry:

Financial Year	Allocation	Final Grant	Expenditure
2008-09	65,053,000	67,669,000	67,407,530
2009-10	71,924,000	75,532,000	75,486,322
2010-11	96,620,000	102,234,000	117,534,245

Detail attached at Annex-A

DIRECTORATES OF HAJJ AND SPENDING UNITS OF MINISTRY

Financial Year	Allocation	Final Grant	Expenditure
2008-09	206,792,000	243,010,971	244,786,595
2009-10	249,826,000	305,976,000	297,099,612
2010-11	303,870,000	303,882,000	272,071,092

Detail attached at Annex-B

COUNCIL OF ISLAMIC IDEOLOGY

Financial Year	Allocation	Final Grant	Expenditure
2008-09	50,247,000	40,539,894	39,377,326
2009-10	53,554,000	500,43,679	48,139,498
2010-11	58,005,000	53,123,793	47,687,817

Detail attached at Annex-C

PAKISTAN MADRASAH EDUCATION BOARD

Financial Year	Allocation	Final Grant	Expenditure
2008-09	23,055,000	23,055,000	23,053,759
2009-10	29,287,000	29,287,000	29,285,018
2010-11	33,600,000	33,600,000	33,599,975

Detail attached at Annex-D

(b) The Budget is prepared according to the actual needs / requirements of Ministry.

Annex-A & B

Government of Pakistan
Ministry of Religious Affairs
******

STATEMENT SHOWING MAJOR HEAD WISE BUDGET AND EXPENDITURE FOR THE FINANCIAL YEAR 2008-09 UNDER DEMAND NO. 104-RELIGIOUS AFFAIRS DIVISION

Code Head	Budget Grant	Re-App (+)	Re- App (-)	Supp Grant	Surrendered	Final Grant	Expenditure
A01-Employee Related Expenses	35,944,000	2,871,000	3,834,000		-	34,981,000	35,044,202
A03-Operating Expenses	25,627,000	1,749,000	1,128,000	2,500,000	-	28,748,000	28,531,848
A04-Employees Retirement Benefits	600,000	-	-	-	-	600,000	599,139
A05-Grants Subsidies & Write off loans	1,000,000	-	-	-	-	1,000,000	980,000
A06-Transfer	110,000	32,000	-	-	-	142,000	139,945
A09-Physical Assests	1,053,000	376,000	-	-	-	1,429,000	1,366,764
A13-Repair and maintenance	719,000	50,000	-	-	-	769,000	745,632
TOTAL DEMAND NO. 104	**65,053,000**	**5,078,000**	**4,962,000**	**2,500,000**	**-**	**67,669,000**	**67,407,530**

STATEMENT SHOWING MAJOR HEAD WISE BUDGET AND EXPENDITURE FOR THE FINANCIAL YEAR 2008-09 UNDER DEMAND NO. 106-OTHER EXPENDITURE OF RELIGIOUS AFFAIRS DIVISION

Code Head	Budget Grant	Re-App (+)	Re- App (-)	Supp Grant	Surrendered	Final Grant	Expenditure
A01-Employee Related Expenses	71,353,000	2,231,010	1,570,000	-	-	72,014,010	75,994,602
A03-Operating Expenses	107,562,000	6,998,000	11,253,010	36,752,000	486,029	139,572,961	137,739,269
A04-Employees Retirement Benefits	-	-	-	-	-	-	-
A05-Grants Subsidies & Write off loans	23,155,000	329,000	-	-	-	23,484,000	23,483,484
A06-Transfer	151,000	350,000	-	-	-	501,000	456,349
A09-Physical Assests	1,219,000	4,137,000	1,087,000	-	-	4,269,000	4,169,722
A13-Repair and maintenance	3,352,000	499,000	634,000	-	47,000	3,170,000	2,943,169
TOTAL DEMAND NO. 106	**206,792,000**	**14,544,010**	**14,544,010**	**36,752,000**	**533,029**	**243,010,971**	**244,786,595**

Government of Pakistan
Ministry of Religious Affairs
******

STATEMENT SHOWING MAJOR HEAD WISE BUDGET AND EXPENDITURE FOR THE FINANCIAL YEAR 2009-10 UNDER DEMAND NO. 107-RELIGIOUS AFFAIRS DIVISION

Code Head	Budget Grant	Re-App (+)	Re- App (-)	Supp Grant	Surrendered	Final Grant	Expenditure
A01-Employee Related Expenses	40,605,000	6,072,000	3,879,000	-	3,000	42,795,000	42,869,726
A03-Operating Expenses	28,222,000	2,378,000	4,700,000	3,836,000	223,000	29,513,000	29,412,454
A04-Employees Retirement Benefits	700,000	-	243,000	-	-	457,000	456,939
A05-Grants Subsidies & Write off loans	1,000,000	-	-	-	-	1,000,000	1,000,000
A06-Transfer	220,000	-	-	-	-	220,000	218,344
A09-Physical Assests	402,000	50,000	124,000	-	2,000	326,000	322,026
A13-Repair and maintenance	775,000	514,000	68,000	-	-	1,221,000	1,206,833
TOTAL DEMAND NO. 107	**71,924,000**	**9,014,000**	**9,014,000**	**3,836,000**	**228,000**	**75,532,000**	**75,486,322**

STATEMENT SHOWING MAJOR HEAD WISE BUDGET AND EXPENDITURE FOR THE FINANCIAL YEAR 2009-10 UNDER DEMAND NO. 109-OTHER EXPENDITURE OF RELIGIOUS AFFAIRS DIVISION

Code Head	Budget Grant	Re-App (+)	Re- App (-)	Supp Grant	Surrendered	Final Grant	Expenditure
A01-Employee Related Expenses	85,500,000	6,049,024	1,974,000	1,000	100,000	89,476,024	84,662,468
A03-Operating Expenses	128,688,000	5,394,000	10,190,075	56,149,000	114,000	179,926,925	176,132,981
A04-Employees Retirement Benefits	15,000	-	-	-	-	15,000	5,241
A05-Grants Subsidies & Write off loans	29,687,000	120,000	-	-	-	29,807,000	29,798,880
A06-Transfer	249,000	100,000	-	-	-	349,000	298,589
A09-Physical Assests	1,973,000	1,546,000	918,594	-	7,000	2,593,406	2,962,014
A13-Repair and maintenance	3,714,000	703,000	829,355	-	-	3,587,645	3,239,439
TOTAL DEMAND NO. 109	**249,826,000**	**13,912,024**	**13,912,024**	**56,150,000**	**221,000**	**305,755,000**	**297,099,612**

Government of Pakistan
Ministry of Religious Affairs

******

STATEMENT SHOWING MAJOR HEAD WISE BUDGET AND EXPENDITURE FOR THE FINANCIAL YEAR 2010-11 UNDER DEMAND NO. 104-RELIGIOUS AFFAIRS DIVISION

Code Head	Budget Grant	Re-App (+)	Re- App (-)	Supp Grant	Surrendered	Final Grant	Expenditure
A01-Employee Related Expenses	44,289,000	200,000	-	8,733,000	13,000	53,209,000	69,375,085
A03-Operating Expenses	44,922,000	865,000	730,000	14,469,000	13,073,000	46,453,000	45,621,785
A04-Employees Retirement Benefits	700,000	-	50,000	-	350,000	300,000	281,693
A05-Grants Subsidies & Write off loans	1,000,000	-	-	-	360,000	640,000	640,000
A06-Transfer	287,000	-	125,000	-	-	162,000	159,060
A09-Physical Assests	502,000	-	-	-	167,000	335,000	334,042
A13-Repair and maintenance	4,920,000	-	160,000	50,000	3,675,000	1,135,000	1,122,580
TOTAL DEMAND NO. 104	**96,620,000**	**1,065,000**	**1,065,000**	**23,252,000**	**17,638,000**	**102,234,000**	**117,534,245**

STATEMENT SHOWING MAJOR HEAD WISE BUDGET AND EXPENDITURE FOR THE FINANCIAL YEAR 2010-11 UNDER DEMAND NO. 106-OTHER EXPENDITURE OF RELIGIOUS AFFAIRS DIVISION

Code Head	Budget Grant	Re-App (+)	Re- App (-)	Supp Grant	Surrendered	Final Grant	Expenditure
A01-Employee Related Expenses	105,044,000	1,958,000	1,454,000	2,078,000	-	107,626,000	104,713,543
A03-Operating Expenses	153,801,000	4,851,000	7,044,406	-	991,000	150,616,594	124,262,957
A04-Employees Retirement Benefits	20,000	-	-	-	-	20,000	-
A05-Grants Subsidies & Write off loans	32,400,000	1,600,000	-	-	-	34,000,000	33,911,880
A06-Transfer	336,000	550,000	-	-	225,000	661,000	652,125
A09-Physical Assests	7,565,000	1,071,000	918,594	-	850,000	6,867,406	5,345,326
A13-Repair and maintenance	4,704,000	887,000	1,500,000	-	-	4,091,000	3,185,261
TOTAL DEMAND NO. 106	**303,870,000**	**10,917,000**	**10,917,000**	**2,078,000**	**2,066,000**	**303,882,000**	**272,071,092**

Annex-C

STATEMENT SHOWING THE HEAD-WISE EXPENDITURE OF THE LAST THREE YEARS IN R/O COUNCIL OF ISLAMIC IDEOLOGY FROM 2008-09 TO 2010-11

Code Head	2008-09	2009-10	2010-11
(1)	(2)	(3)	(4)
	Rs.	Rs.	Rs.
A01 Employees Related Expenses	22,773,432	31,101,141	33,629,018
A02- Research & Surveys	1,060,300	97,800	130,388
A03 Expenses(Operating expenses)	12,933,678	15,706,963	12,997,047
A041- Employees Retirement Benefits	-	-	26,031
A05- Grants/Susidies/Writeoffs Loans/Advs	-	200,000	-
A06 Transfer	130,888	149,879	128,526
A09 Physical Assets	2,100,371	447,881	63,605
A-13 Repair & Maintenence	378,657	435,834	713,202
Grand Total	39,377,326	48,139,498	47,687,817

Annexure-D

S.No.	Financial Year	Budget allocation	Expenditure against Budget Allocation
01	2008-09	23.055 million	23,053,759
02	2009-10	29.287 million	29,285,018
03	2010-11	33.600 million	33,599,975

31. *Senator Dr. Muhammad Ismail Buledi: Will the Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat be pleased to state the amount of funds released by Pakistan Bait-ul-Mal to the provinces during the last three year with head-wise break up?

Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat: The detail of amount of funds released by Pakistan Bait-ul-Mal to the provinces during the last three years with head-wise break-up is as under.—

FINANCIAL YEAR 2008-09 *(Rs. In Million)*

Projects	Punjab	Sindh	Khyber Pakhtunkhwa	Balochistan	ICT	Total
IFA	315.000	59.880	143.250	36.400	18.000	**572.530**
Projects	136.56	78.500	66.900	29.675	28.068	**339.703**
CSP	4.473	5.134	1.601	0.980	1.303	**13.491**
Orphanage Centre	1.000				2.500	**3.500**
IDPs			450.000			**450.000**
Admin.	56.686	41.704	35.823	32.345	24.286	**190.844**
Total	**513.719**	**185.218**	**697.574**	**99.400**	**74.157**	**1570.068**

FINANCIAL YEAR 2009-10

Projects	Punjab	Sindh	Khyber Pakhtunkhwa	Balochistan	ICT	Total
IFA	200.000	92.050	119.500	21.000	21.000	**453.550**
Projects	158.089	91.996	61.085	43.021	30.300	**384.491**
CSP	3.619	0.996	0.684	0.601	0.808	**6.708**
Orphanage Centre	19.000	11.000	15.000	8.000	10.000	**63.000**
Admin.	75.142	49.471	42.928	38.092	32.906	**238.539**
Total	**455.850**	**245.513**	**239.197**	**110.714**	**95.014**	**1146.288**

FINANCIAL YEAR 2010-11till (30-06-2011)

Projects	Punjab	Sindh	Khyber Pakhtunkhwa	Balochistan	ICT	Total
IFA	325.530	130.000	69.000	45.000	40.000	**609.530**
Projects	231.225	105.119	79.674	47.900	36.225	**500.143**
CSP	0.334	0.161	0.119	0.141	0.188	**0.943**
Orphanage Centre	34.874	32.320	33.832	31.132	34.032	**166.190**
Admin.	91.943	97.991	59.515	49.690	44.026	**343.165**
Total	**683.906**	**365.591**	**241.790**	**173.863**	**154.821**	**1,619.971**

32. *Senator Begum Najma Hameed: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) whether there is any proposal under consideration of the Government to buy electricity from Oman; and

(b) whether all the power/electricity requirement of Gwader is being met through local sources?

Syed Naveed Qamar: (a) As such there is no proposal under consideration to purchase electricity from Oman.

(b) Electricity requirement of Gwadar is being met through Iranian supply. Feeding source is 132 KV (35 MW) Jackigor (Iran)-Mand (Pakistan) Transmission line.

33. *Senator Begum Najma Hameed: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the names of areas / locations where work on new water reservoirs and hydro-power projects is in progress in Punjab; and

(b) the per unit price of electricity provided from hydro-power projects?

Syed Naveed Qamar: (a) Following new water reservoirs and hydropower projects under WAPDA are in progress:

Sr. No.	Name of Project	Areas/locations
1.	Jinnah Hydropower Project (96MW)	The Project is located on right side of Jinnah Barrage on Indus River about 5 Km downstream of Kalabagh Town and 234 km from Islamabad.
2.	Ghabir Dam Project	The dam is located on Ghabir Nullah at a distance Dam of 9 km from village Danda Shah Bilawal and Project 60 km from Talagang, Punjab.
3.	Papin Dam Project	Site of dam is located across Wadala Kas a tributary of Soan River at a distance of about 2 Km East of Papin Village and 50 Km South West of RawatTown in District Rawalpindi of Punjab Province.

(b) The average sales price of per unit electricity invoiced by WAPDA Hydroelectric during the FY 2010-11 is Rs.1.053/kWh.

34. *Senator Professor Khurshid Ahmed: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the present schedule of load shedding for urban and rural areas in the country; and

(b) the actual position of load shedding being carried out in urban and rural areas in the country at present?

Syed Naveed Qamar: (a) It is submitted that scheduled load shedding programme is being prepared and implemented by DISCOs according to the quantum of load shedding allocated to each DISCO proportionate to its average consumption recorded. This scheduled load shedding quota: allocated to DISCOs is made by NPCC, which is based on the estimated gap between supply and demand. The present schedule of load shedding for urban and rural areas in the country is prepared by each DISCO, while keeping in view the general guideline regarding schedule of load management provided by DG (EM&C) PEPCO

(copy attached as Annex-A).

(b) The actual position of load shedding being carried out by each DISCO in urban and rural areas at present is given as under:—

Company	Duration of load shedding (Hrs/day)		Any other
	Urban Areas	Rural Areas	
QESCO	04	12	In order to maintain voltage level due to high inductive tube well load, forced load shedding from 2 to 4 hours in addition to scheduled one is being carried out to avert fluctuations and to keep the system intact.
GEPCO	3-6	5-8	
IESCO	04	06	
HESCO	06	08	
FESCO	04-06	10-12	Duration varies with the
quantum	MEPCO	07	08of electricity shortfall.
PESCO	03-09	04-11	
TESCO	07-12		
SEPCO	08	08	
LESCO	04	11	

Annex-A

LOAD MANAGEMENT GUIDE LINES
EFFECTIVE FROM 15-05-2011

Category of Consumers	Hours of Closure	Timing of closure	Remarks
CEMENT INDUSTRY	No closure	–	The industry will reduce its 50% load during peak hours i.e. 7-11 pm and 25% load during rest 20 hours.
CONTINUOUS PROCESS INDUSTRY	No closure	–	
TEXTILE INDUSTRY INDEPENDENT FEEDERS (Prime Units)	No closure	–	–
TEXTILE INDUSTRY Having Self Generation	04 Hours	07 pm – 11 pm	
STEEL FURNACES ETC	12-Hours	1700 to 0500 Hours (Next morning)	
All B-3 & B-4 Consumer (Other than Textile & Steel Furnaces etc)	04 – 06 Hours	Adjustable at DISCO level	
SMALL MEDIUM ENTERPRISES (SME)/ INDUSTRIAL ESTATES	04 – 06 Hours	-do-	
POWER LOOMS	04 Hours	-do-	
FLOUR MILLS & GHEE/OIL MILLS	04 – 06 Hours	-do-	
Agriculture Tubewells	According to quota given by NPCC	Mandatory closure from 1900 – 2300 hours	
Commercial dominated / Market feeders	According to quota given by NPCC	Mandatory closure from 2000 to 2200 HRs.	No Load shedding between 1600 - 2000 Hours.
Domestic feeders	As per quota given by NPCC	Adjustable at DISCO level	

Annex-A/2

PEPCO LOAD MANAGEMENT GUIDELINES

EFFECTIVE FROM 15.05.2011

Category of Consumers	Hours of Closure	Timing of Closure	Remarks
CEMENT INDUSTRY	No Closure	-	The industry will reduce its 50% load during peak hours i.e. 7 – 11 pm and 25% load during rest 20 hours.
CONTINUOUS PROCESS INDUSTRY (Other than Cement Industry)	-do-	-	-do-
TEXTILE INDUSTRY Independent Feeders & Prime Users.	-do-	-	-
POWER LOOMS/ PROCESSING/ SIZING etc	04	-	-
TEXTILE INDUSTRY Having Self Generation	04	07pm-11pm	-
STEEL FURNACES	12	05pm to 05am (Next Morning)	

35. *Senator Professor Muhammad Ibrahim Khan: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the procedure laid down for appointment / posting of the Secretary, Alternate Energy Development Board,

(b) the name and date of appointment / posting of the incumbent Secretary; and

(c) whether the required procedure was complied with in relation to the appointment / posting of the incumbent Secretary?

Syed Naveed Qamar: (a) According to Section 6(2) of AEDB Act, 2010 the Secretary of the Board shall be appointed by the Federal Government on the recommendations of the AEDB Board.

(b) Name of Secretary: Dr. Atta Muhammad Panhwar Date of appointment: 31-12-2008

Presently Dr. Atta M. Panhwar, is posted by the Establishment Division at the disposal of Government of Sindh on deputation basis w e.f. 11-07-2010. As an interim arrangement, another senior officer is deputed to look after the work of Secretary, AEDB in addition to his own duties.

(c) Yes, the required procedure was complied with in relation to the appointment of the Secretary.

36. *Senator Professor Khurshid Ahmed: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the dates and rate of increase or decrease in the tariff of electricity for domestic and commercial consumers in the country since March, 2008;

(b) the rate of recovery from the consumers during this period;

(c) the amount of electricity bills outstanding against the Government and semi Government departments, oil and

gas companies, banks, financial institutions and big companies for the last three years separately in each case,.

(d) the steps taken by the Government to recover the said amount,. and

(e) the steps taken by the Government to ensure in time recovery in future of the amount of electricity bills from Government and big Commercial organizations in the country?

Syed Naveed Qamar: (a) Reply at Annexure-A.

(b) Reply at Annexure-B.

(c) Reply at Annexure-C.

(d) Disconnection of the defaulted connections.

(e) In case of default in making payment of electricty bills, amount will be recovered at the pain of disconnection of power supply.

Annexure-A

Average consumer and tariff increase since march 2008 till date comes to Rs.2.80/kwh, the break-up is as follows:-

Effective Date	Avg.Rate Rs/kwh	Increase Rs/kwh	Cuumulative Increase Rs/kwh
1.3.2008	4.78		
5.9.2008	5.58	0.80	0.80
25.2.2009	5.63	0.05	0.85
1.10.2009	5.88	0.25	1.10
21.12.2009	5.96	0.08	1.18
1.1.2010	6.65	0.69	1.87

1.7.2010	7.05	0/40	2.27
1.10.2010	7.19	0.14	2.41
1.11.2010	7.29	0.10	2.51
15.3.2011	7.44	0.15	2.66
6.05.2011	7.58	0.14	2.20

Annexure-B

PEPCO'S COMPARATIVE RATE OF RECOVERY

FINANCIAL YEAR	2007-08	2008-09	2009-10	2010-11 (Jul-May)
Fed.Govt.Deptts	98.7%	100.8%	97.6%	88.6%
Fed.Govt.Agencies	101.7%	101.7%	78.3%	65.3%
Defence	98.9%	96.5%	87.5%	96.7%
Sub.Total	99.3%	99.0%	89.7%	89.1%
AJ&K Govt				
i.GOP@Rs.1.17/kwh	0.0%	0.0%	0.0%	0.0%
ii.WAPDA@Rs.0.71/kwh	0.0%	0.0%	0.0%	0.0%
iii.AJ&K@2.32	88.4%	75.1%	69.7%	36.2%
Total AJ&K	88.4%	75.2%	69.7%	36.2%
FATA				
Domestic Consumers	12.0%	0.8%	563.7%	75.8%
Total FATA	12.0%	0.8%	563.7%	75.8 %
Agri.T/well Balochistan				
i.GOP@ 40% +13PS/Kwh P.M.Subsidy	94.4%	78.9%	84.6%	1333.3%
ii. WAPDA @ 30%				
iii. GOB @ 30%	100.0%	100.0%	100.0%	100.9%
	67.0%	52.4%	44.1%	1756.17%
Total Agri.Bal.	87.8%	77.2%	44.1%	1086.6%
Provincial Govts				
Punjab	93.2%	102.0%	72.7%	48.9%
Khyber Pakhtoon Khwa	119.3%	85.4%	82.2%	77.7%
Sind	53.3%	42.3%	22.2%	15.6%
Baluchistan	61.2%	74.0%	39.9%	24.9%
Total Prov. Govts.	75.6%	69.8%	47.9%	34.2%
TOTAL BEF. KESC	71.6%	67.1%	161.7%	60.0%
KESC	9.3%	28.7%	89.9%	115.2%
Others (W&P)	94.7%	81.7%	71.9%	62.9%
TOTAL PUBLIC SECTOR	47.7%	51.4%	138.7%	79.2%

Aut/Bodies Fed.Govt	94.2%	99.5%	98.0%	95.6%
Private Others	96.4%	93.7%	93.5%	99.2%
IPPs	98.4%	104.2%	96.7%	98.4%
Grand total	83.8%	82.8%	104.6%	87.9%

Annexure-C

The abstract list of electricity dues outstanding against Government/Semi Government departments, Oil and Gas Companies and Banks for the last three years is as under:

1) ABSTRACT FEDERAL GOVERNMENT

i	Federal Government Department/Agencies	Rs.6.562 Billion
ii	Autonomous Bodies under Federal Government	Rs.0.495 Billion
iii	Local Bodies under Federal Government	Rs 0.323 Billion

2) ABSTRACT PROVINCIAL GOVERNMENTS

Rs. In Billion

Category	Punjab	Sindh	KPK	Balochistan
Provincial Govt.	0.061	5.431	0.367	0.250
Autonomous Bodies under Prov. Govt	0.032	5.642	0.042	0.001
City District Govt	0.091	5.608	0.484	1.821
TMA District-wise	1.836	16.525	0.176	0.113
Local Bodies under Prov.Gvot	-	0.931	0.006	-

3) Oil and Gas Companies= 0.59 Million
4) Banks = 9.12 Million

37. *Senator Dr. Muhammad Ismail Buledi: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the demand and supply of electricity in Makran; and

(b) the steps taken by the Government to finalize agreement with Iran for provision of 50 MW electricity to meet the shortage in Markran?

Syed Naveed Qamar: (a) The supply of power for Makran as per agreement for import of power from Iran is 39 MW, whereas the demand ranges from 45 to 48 MW.

(b) Presently, 39 MW electricity is being provided by M/s TAVANIR-Iran to the coastal areas of Balochistan (Mand, Turbat, Panjgoor, Pasni, Gawadar) and border towns of Mushkail and Taftan.

PEPCO-NTDC representative accompanied by the Senators visited Iran on 18-06-2011. The request of NTDC for additional Capacity of 35MW (Makran Division) from the Jakigur-Mand 132KV transmission line was also discussed in detail. M/s TAVANIR agreed for provision of this extra power at terms and conditions of existing Power Supply Agreements (Minutes of the meeting are attached as Annex-A). They have promised that project will be completed within 4 months.

Annex-A

IN THE NAME OF GOD

MINUTES OF THE MEETING

Between
Iran Power Generation, Transmission and Distribution Management Co.,(TAVANIR)
And
National Transmission & Dispatch Company Ltd (NTDC)

A meeting was held between the representatives of the above mentioned Parties on 18th June 2011 in the office of TAVANIR, Tehran, Iran. The following were present in the meeting.

TAVANIR

1. Mr. Mohammad Behzad	Dy. Minister & Chairman of the Board of TAVANIR
2. Mr. Homayoun Haeri	Member of the Board & MD TAVANIR
3. Mr. Abdolhamid Farzam Behboudi	Advisor to Dy. Minister for Power & Energy
4. Dr. Vahid Gohari Sadr	Advisor to TAVANIR MD

NTDC

1. Senator Nawabzada Mir Laskari Raisani	Chairman Standing Committee on Water and Power
2. Dr. Muhammad Ismail Buledi	Senator Govt of Pakistan

3. Mr. Raisul Khan Mahsud	MD PEPCO and CEO NTDC
4. Mr. Muhammad Shabbir	Addl. Dy. GM Finance (WPPO)

Following issues were discussed in detail and agreed upon between the Parties for further action.

1. Amendment No. 2 was discussed in detail and it was agreed to apply Tariff @ 6.25 US Cents/kWh for the period from 1st January 2009 to 31st December 2010. It was also agreed to apply Tariff as 2.5+ 0.07*P where the Tariff will remain within the limits of 7.05 to 10.20 US Cents/kWh. The monthly average OPEC basket of crude oil price within the formula; P; will remain within the limits of US 65 to 110 per barrel. The revised mechanism will remain effective up to 31st December 2013.

2. TAVANIR will revise the invoices for the period from 1st January 2009 to 31st May 2011 as per above mentioned Amendment No. 2 along with complete detail of calculation of crude oil prices and send it to NTDC for payment.

3. The request of NTDC for additional Capacity of 35 MW from the Jakigur-Mand 132 kV transmission line was also discussed in detail. The Senators urged to implement it in the minimum possible time. TAVANIR agreed in principal to explore the technical possibility of implementing this extra power at terms and conditions of Contract dated 6th November 2002 and its Amendments No 1 and 2.

4. TAVANIR has requested to expedite the payment procedure of its invoices. NTDC promised to look into it for prompt payment to TAVANIR.

5. Since the Polan (Iran) – Gawadar (Pakistan) 230 kV transmission line construction has been started so far in Iranian territory and its progress is quite satisfactory (line foundation has been finished and line equipments provided), TAVANIR requested NTDC to expedite the implementation of this line in its territory as well as 230/132 kV GIS substation of Gawadar in order to enable the operation of this project in early 2012.

5. Both Parties will endeavor to pursue the NESPAK – MOSHANIR consortium to expedite the feasibility study of 1000 MW power export from Iran to Pakistan. By approval of the feasibility report by both Parties, the JWG meeting will be organized in Tehran accordingly.

The meeting concluded with letter of thanks from both sides with the determination to strengthen bilateral relations of two brother countries. This MoM has been made in two identical copies with the same value and signed on the day and year first above written.

For and on behalf of NTDC, PAKISTAN	For and on behalf of TAVANIR, IRAN
Nawabzada Mir Lashkari Raisani	M. Behzad
Chairman Standing Committee on Water and Power of Govt. of Pakistan	Deputy Minister for Power & Energy Affairs and Chairman of the Board of TAVANIR
Rasul Khan Mahsud	H. Haeri
Chief Executive Officer & Managing Director of PEPCO.	Member of the Board and Managing Director of TAVANIR

Mr. Acting Chairman: The motion is carried.

زاہد خان صاحب، آپ compensation کی بات کر رہے تھے کیونکہ across the board ہمارے پاکستانی شہید ہوئے ہیں، کراچی کے شہری، جہاں سارا پاکستان بستا ہے۔

سینیٹر محمد زاہد خان: شکریہ جناب چیئرمین، جس طرح بابر غوری صاحب نے بات کی ہے، میں بھی اس کو support کرتا ہوں۔ ایک بات بالکل حقیقت ہے کہ یہ حکومت کا کام ہے کہ وہ وہاں law and order کو maintain رکھے۔ مسئلہ یہ ہے کہ جب ایم کیو ایم بھی حکومت میں تھی اور ہم بھی تھے تو ہم سب نے یہ کہا تھا کہ حکومت کو bold step لینا چاہیے لیکن وہاں پتا نہیں کس مصلحت کے تحت کوئی ایسا step نہیں اٹھایا جا رہا۔ دہشت گرد دندناتے پھرتے ہیں۔ لوگ بیچارے جو روزگار کی خاطر جاتے ہیں ان کو اور رکشے چلانے والے کو مار دیتے ہیں جن کا کسی سیاسی پارٹی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ چھابڑی فروش مارا جاتا ہے جس کا سیاسی پارٹی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ بس چلانے

والے کو مار دیا جاتا ہے یا ہوٹل میں چائے پینے والے کو مار دیا جاتا ہے۔ میرے خیال میں یہ تاثر غلط ہے کہ یہ کسی پارٹی کا ہے۔ یہ کسی پارٹی کی بات نہیں ہے۔ سب پارٹیاں اس مسئلے پر متفق ہیں کہ وہاں پر امن برقرار رکھا جائے اور امن کے لیے سخت سے سخت اقدام اٹھائے جائیں۔ میرے خیال میں میں تمام پارٹیوں کے لوگ کراچی میں چاہے وہ صوبائی اسمبلی میں ہیں یا نہیں ہیں، پارلیمنٹ میں ہیں یا نہیں، حکومت کو ان سب کو بلانا چاہیے اور یہ ساری situation ان کے سامنے رکھ کر پھر کوئی step اٹھایا جائے۔ تمام political parties اس کی support کر دیں تو میرے خیال میں کراچی میں امن قائم ہو سکتا ہے۔

یہاں پر compensation کی بات کی گئی، یہ ضروری ہے کیونکہ وہاں پر لوگ بے چارے مزدوری کر رہے ہیں۔ جس کے چار چار پانچ پانچ بچے ہوتے ہیں وہ رکشے چلاتے ہیں اور وہ مر جاتا ہے۔ اس بے چارے کے بچے کیا کریں گے؟ ظاہر ہے کہ وہ پھر دہشت گرد بنیں گے۔ جس طریقے سے suicide bomber بنتے ہیں تو وہ بھی زیادہ پیسے لینے کی خاطر بنتے ہیں۔ یہ ساری چیزیں ہیں اور یہ اس ملک کے اندر سلسلہ چل رہا ہے۔ میرے خیال میں، وہ لوگ جن کی بسیں جلائی جا رہی ہیں، جن کے رکشے جلائے جا رہے ہیں ان سب کا جو نقصان ہوا ہے حکومت کو چاہیے کہ ان سب کو compensation دے۔ لوگوں کے جتنے بھی نقصانات ہوئے ہیں ان کو پورا کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ جو لوگ بے چارے شہید ہوئے ہیں ان کے لواحقین کو بھی حکومت compensation دے۔ میں اس بات کو بالکل support کرتا ہوں۔ اے این پی اس کی favour میں ہے کہ کراچی میں جو صورت حال ہے، اس میں جو لوگ شہید ہوئے ہیں اور جو دوسرے نقصانات ہوئے ہیں ان سب کو compensation چاہیے۔

iii. Homosexual Programme in American Embassy

جناب قائم مقام چیئرمین: Thank you جی مولانا شیرانی صاحب، اس کے بعد میڈم کلثوم پروین پھر طاہر مشہدی صاحب۔ یہ باری باری بات کریں گے۔ ہر پارٹی سے ایک ایک نمائندہ بول لے تو بہتر ہے۔

سینیٹر مولانا محمد خان شیرانی: جناب چیئرمین صاحب، میں نے کل بھی آپ کی خدمت میں گزارش کی تھی کہ چار تاریخ کو امریکن ایمبیسی میں جو پروگرام ہوا ہے وہ ہم جنس پرستوں کا پروگرام ہوا تھا، جن میں نو کا نام لیا جاتا ہے کہ وہ پاکستانی ہیں۔ اب پتا نہیں وہ نو جوڑے ہیں یا نو افراد ہیں۔ آج

کے اجلاس میں اس issue کو بھی agenda پر لایا جائے تا کہ اس پر تفصیلی بحث ہو سکے اور اس پر اظہار خیال کیا جائے۔ کل جو آپ فرما رہے تھے کہ ایمبیسی کے اندر امریکن اختیارات چلتے ہیں ہمارے نہیں چلتے ہیں لیکن سفارت خانہ ہمیشہ تعلقات کو بہتر بنانے کے لیے ہوتا ہے اور بہتر تعلقات کو بگاڑنے کے لیے نہیں ہوتا۔ کسی بھی سفیر کو یہ حق حاصل نہیں ہوتا کہ تعلقات استوار کرنے کے بجائے وہ انہیں مزید بگاڑنے کی کوشش کرے۔ پھر یہ ہے کہ ان میں نو پاکستانی ہیں اور پاکستان کے آئین کا آرٹیکل 31 حکومت کو رہنمائی دیتا ہے۔ اس پر ہم تفصیلی بحث کریں گے لیکن اس مسئلے کو براہ مہربانی ایجنڈے میں شامل کیا جائے، جیسا کہ کل آپ نے فیصلہ بھی فرمایا تھا۔ میں نے اس بارے میں تحریک بھی پیش کی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: میں بعد میں بتاتا ہوں، ہمیں ان کے rules کو جس کے تحت Embassies ہوتی ہیں، مد نظر رکھنا پڑے گا۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب چیئرمین، یہاں غربت اور land grabbing کو امن و امان کی صورت حال کا ذمہ دار ٹھہرایا جا رہا ہے، یہ سارا غلط ہے۔ خراب امن و امان کی صورت حال کی اصل بنیاد امریکی مداخلت ہے۔ وہ ہماری اخلاقیات پر حملہ آور ہیں اور ہم اس کو بڑا lightly لے رہے ہیں۔ امریکی مداخلت ختم نہیں ہو گی، جناب چیئرمین، سینکڑوں گھر سی آئی اے کے ایجنٹوں کے قبضے میں ہیں۔ وہ لاہور میں قتل کرتے ہیں۔ امریکی مداخلت کے نتیجے میں ہمارا ملک مشکلات کا شکار ہے اور ہمارے لوگوں نے ڈالروں کے لالچ میں آکر امریکیوں کو یہاں بلایا ہوا ہے۔ امن و امان اسی وجہ سے تباہ و برباد ہے۔ آج آپ اعلان کر دیں کہ ہم امریکہ کے ساتھ نہیں ہیں تو یہاں بالکل امن ہو جائے گا۔ یہ غربت پہلے بھی تھی، آبادی کا مسئلہ پہلے بھی تھا۔ یہ سب کچھ پہلے کا ہے لیکن کوئی خود کش حملہ آور نہیں بنا تھا۔ خود کش اگر بن رہے ہیں تو وہ امریکی مداخلت کے نتیجے میں بن رہے ہیں۔ یہ ہمارے اخلاق پر ان کا حملہ ہے۔ ہم جنس پرستی کو lightly نہ لیں۔ اس کو آپ Embassy rules میں نہ لے جائیں۔ سینیٹ کے rules کے مطابق یہاں پر اس پر بات ہونی چاہیے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: میں ذاتی طور پر پاکستانی مسلمان کی حیثیت سے آپ کی بات سے اتفاق کرتا ہوں لیکن سینیٹ کے قوانین یہ کہتے ہیں کہ ہمیں یہ معاملہ Foreign Affairs Rules

and Procedure میں refer کرنا پڑے گا کہ ہم کس حد تک ان کے بیچ میں مداخلت کر سکتے ہیں۔ جی راجہ صاحب، اچھا مولانا شیرانی صاحب بات کر لیں پھر آپ کریں۔

سینیٹر مولانا محمد خان شیرانی: جناب چیئرمین صاحب، میں نے اس بارے میں تحریک التواء پیش کی ہے۔ Rules کے مطابق تحریک التواء ہاؤس کے سامنے پیش کی جاتی ہے اور اس کو kill نہیں کیا جا سکتا۔ میں گزارش کروں گا کہ سینیٹ کے rules کے مطابق عمل درآمد ہونا چاہیے۔ اس تحریک التواء کو آپ ہاؤس کے سامنے پیش کریں پھر ہاؤس کوئی فیصلہ دے گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی راجہ صاحب آپ بھی بات کر لیں۔

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: جناب چیئرمین، امریکی سفارت خانے کے اندر جو کچھ ہوا ہے وہ انتہائی افسوس ناک ہے اور اکثر یہ کہا جاتا تھا کہ جو مسلمان یورپ میں ہیں، امریکہ میں ہیں ان پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ وہاں کے کلچر کو اپنائیں۔ لوگ اکثر یہ پوچھا کرتے تھے کہ وہاں کا کلچر کیا ہے۔ یہ کلچر جس کا اظہار اسلام آباد میں امریکن ایمبیسی کے اندر ہوا ہے اس سے امریکہ کی عزت میں اضافہ نہیں ہوا۔ لوگوں کے اندر نفرت کا جو لاوا، مختلف وجوہات کی بنا پر تھا، اس میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا international law میں یا جو باہمی پروٹوکول sign ہوتے ہیں ان میں کیا اس بات کی اجازت ہے کہ ان کی internal working کے بارے میں کوئی بات کی جا سکے۔ کیا اس کو immunity حاصل ہے؟ بعض معاملات میں ضرور حاصل ہے۔ ایمبیسی اس ملک کا ایک حصہ شمار ہوتی ہے جس کی ایمبیسی ہوتی ہے اور سفارت خانے کی diplomatic گاڑی بھی اندر سے اس ملک کا حصہ سمجھی جاتی ہے لیکن اگر اس گاڑی کو host ملک کی سڑکوں پر چلنا ہے تو انہیں host country کے قوانین پر عمل درآمد کرنا ہوتا ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ وہاں right hand drive کرتے کرتے وہ یہاں آ کر بھی کہیں کہ ہم left hand نہیں چلیں گے بلکہ right hand ہی چلیں گے۔ ایسا نہیں ہو سکتا لیکن افسوس ناک بات اور اس کا اہم پہلو یہ ہے کہ امریکہ کے سفارت کار نے جو اعلان کیا وہ سفارت خانے کے اندرونی، داخلی معاملے پر نہیں کیا۔ اس نے یہ کہا کہ اگر پاکستان کے اندر کوئی اس کلچر کو فروغ دینا چاہے تو ہم اس کی مدد کریں گے۔ یہ بات زیادہ تکلیف دہ ہے۔ یہ بات غیر قانونی ہے۔ یہ بات کسی exception میں cover نہیں ہوتی۔ یہ کہہ کر اس نے پورے ملک کو، پوری قوم کو حیران کر دیا ہے کہ ان کو یہ کیسے حق پہنچتا ہے کہ وہ کہیں کہ جی ہم اس کی ترویج کے لیے، اس کے فروغ کے لیے جو کوئی

بھی ایسا قدم اٹھائے گا، ہم اس کی حمایت کریں گے۔ یہ بات غلط ہے۔ ہمارا آئین ہے، ہمارے قوانین ہیں، ہماری اخلاقیات ہیں۔ یہ بالکل غلط انہوں نے کہا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ڈاکٹر سعیدہ آپ اس معاملے میں بات کرنا چاہتی تھیں۔

سینیٹر سعیدہ اقبال: فاضل اراکین کی بات جہاں تک معاشرتی اور مذہبی نقطہ نظر کے مطابق ہے ہم ان کی تائید کرتے ہیں مگر جہاں تک سفارتی آداب کا تعلق ہے تو ہم حکومت کی سطح پر پارلیمنٹ میں اس پر بحث نہیں کر سکتے۔ ہمارے ساتھی اس ملک کے دوسرے لوگ اجتماعی اور انفرادی طور پر پبلک میں generally مختلف forums پر اس بات کو اٹھائیں اور اس کو condemn کریں۔ وہاں پر ان کو کس نے روکا ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین: ایک منٹ تھوڑا صبر سے، خاتون کو بولنے تو دیں۔ ان کی بات سن کے پھر فتویٰ دیا جائے گا یا پھر آپ میری جگہ پر بیٹھ جائیں اور فتویٰ دے دیں بغیر سنے ہوئے۔ ان کو سننے تو دیں۔ تھوڑا صبر اور حوصلے سے، سننے تو دیں۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب والا! پارلیمنٹ پبلک کی voice ہے۔ وہ کہہ رہی ہیں کہ دوسرے پبلک فورم پر کریں اور پارلیمنٹ میں نہ کریں۔ پارلیمنٹ میں کیسے نہیں کر سکتے۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین: انہوں نے ایک بات کی ہے، خاتون کو سنیں، انہوں نے تین تقاضے پورے کیے ہیں، دو تقاضوں پر آپ کا وہ ساتھ دے رہی ہیں اور تیسرے تقاضے پر کہہ رہی ہیں کہ mutual protocol کیا کہتا ہے، ذرا وہ فیصلہ کریں۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: وہ کہہ رہی ہیں کہ دوسرے فورم پر کر سکتے ہیں لیکن پارلیمنٹ میں نہیں کر سکتے۔ پارلیمنٹ تو پبلک کی voice ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: میڈم! آپ اپنی بات مکمل کر لیں۔

سینیٹر سعیدہ اقبال: دیکھیں جناب، مجھے اپنی رائے کا حق ہے، میں بھی اتنی ہی اس ایوان کی رکن ہوں جتنے پروفیسر صاحب ہیں، چلّا میں بھی سکتی ہوں مگر میں چلّانا نہیں چاہتی کیونکہ مسلمان کی

حیثیت سے میں سو فیصد ان کے ساتھ agree کرتی ہوں مگر اس کو discuss کرنے کا یہ فورم نہیں ہے۔ یہ میرا موقف ہے اور رہے گا چاہے یہ بہت ہی زیادہ اچھل لیں، کود لیں اور چلّالیں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین : جناب! آگے بھی بڑھیں اور بھی مسائل ہیں، میں اس کو کمیٹی میں refer کرنے لگا ہوں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی : جناب والا! جیسا کہ پروفیسر صاحب نے کہا مولانا صاحب نے تحریک التواء یہاں پیش کی ہے، جمع ہے تو رولز کے مطابق اس پر آپ ایوان سے رائے لیں۔ اگر یہاں ہمارے اسلامی ملک میں ایک سفیر کہتا ہے کہ اگر یہ کام دوسرا بھی کرے تو ہم اس کے ساتھ تعاون کریں گے۔ یہ اسلامی ملک کی توہین ہے۔ یہ ہم برداشت نہیں کر سکتے، یہ serious مسئلہ ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین : یہ بالکل serious مسئلہ ہے لیکن اس کا طریقہ نکالنا پڑے گا کیونکہ آپ نے جو agreements sign کیے ہوئے ہیں وہ کیا کہتے ہیں اور ہم کتنے تک آگے جا سکتے ہیں۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان : جناب والا! آپ امریکہ کی وکالت نہ کریں۔ یہ کوئی پروٹوکول نہیں ہے۔ اس میں کوئی پروٹوکول آڑے نہیں آرہا۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین : میں امریکہ کا وکیل نہیں ہوں۔ جماعت اسلامی کی leadership امریکہ آتی جاتی رہتی ہے۔ مجھے آپ کیا کہتے ہیں۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان : اس میں کوئی پروٹوکول آڑے نہیں آرہا۔ ہمارے قوانین موجود ہیں اور ہمارے قوانین کے مطابق اس مسئلے کو لیا جائے۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ہم امریکہ کے وکیل نہیں ہیں۔ آپ اپنے الفاظ واپس لیں۔ میں نے مولانا مودودی سے کم امریکہ کے چکر لگائے ہیں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین : چھوڑیں ان باتوں کو، رحمت اللہ کاکڑ صاحب۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ : شکریہ جناب چیئرمین۔ جناب والا! ایک انتہائی حساس مذہبی اور قومی غیرت کا مسئلہ آیا ہے، جس بات کا ڈر تھا کہ جو European or American influence یہاں پر جس طریقے سے بڑھ رہا ہے اس کے پیش نظر خطرہ تھا کہ کل کو یہاں سے بھی کوئی ایسا فرمان صادر ہو گا کہ مرد سے مرد شادی کرنے لگے گا۔ اس کے لیے جو حالات بنائے جا رہے ہیں، جو منظر کشی کی جا رہی ہے خدا کے لیے اس ملک کے ۱۸ کروڑ مسلمانوں پر رحم کریں۔ خود یورپ کا ایک مسلمہ اصول ہے کہ پارلیمنٹ صرف مرد کو عورت اور عورت کو مرد نہیں بنا سکتی باقی تمام چیزوں پر سیر حاصل بحث ہو سکتی ہے، اس سیر حاصل بحث کی روشنی میں صرف قانون اور آئین وضع کیا جاتا ہے۔ اگر ان کی یہ مذموم حرکت آئین پاکستان سے متصادم ہے، قرآن و سنت سے متصادم ہے، ہماری قومی غیرت سے متصادم ہے، ہماری روایات سے متصادم ہے تو پھر جو تحریک مولانا محمد خان شیرانی صاحب اس ایوان میں لائے ہیں اس کو ایوان کے سامنے رکھا جائے۔ اگر یہ ایوان مناسب سمجھے کہ اس سے اس ایوان کا، پاکستان کے ۱۸ کروڑ عوام کے نمائندوں کا استحقاق مجروح ہوا ہے اور اگر اس میں کوئی ایسی complication جو foreign protocol کے تحت آتی ہے تو اس کو Foreign Affairs کی کمیٹی میں بھیجی جائے یا اس کو وزارت مذہبی امور کی قائمہ کمیٹی میں بھیجا جائے یا پھر اس کو اسلامی نظریاتی کونسل کے پاس بھیجا جائے کہ قومی غیرت کا سودا کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔ الحمد للہ، ہم سب مسلمان بیٹھے ہیں، کوئی بھی اس کے خلاف ایسا سوچ بھی نہیں سکتا، یہ پاکستان کا معاملہ ہے اور اگر یہ مسئلہ یہاں چلنے دیا گیا تو پھر پوری امت مسلمہ، جس کی قیادت پاکستان کر رہا ہے وہاں بھی یہ وبا پھیلے گی۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : میڈم کلثوم پروین صاحبہ۔

سینیٹر کلثوم پروین : شکریہ جناب چیئرمین۔ میں بات تو کسی اور موضوع پر کرنا چاہ رہی تھی مگر پروفیسر صاحب کی طرف سے جو بات آئی ہے بطور مسلمان، ہم تمام لوگ اس چیز کی مذمت کرتے ہیں، یہ کوئی اچھا فعل نہیں ہے اور پاکستان کے اندر نہیں ہونا چاہیے۔ مگر جب آپ کی طرف کوئی انگلی اٹھتی ہے تو اس چیز کا مجھے افسوس یوں ہوتا ہے کہ آپ اور آپ کے گھرانے کے متعلق، میرا خیال ہے کہ ہم سے بہتر کوئی نہیں جانتا کہ کتنے اچھے مسلمان تھے اور کتنے اچھے مسلمان ہیں۔ میں پروفیسر صاحب اور اپنے باقی ساتھیوں سے بھی یہ کہوں گی کہ جس دن new happy year منایا گیا اور

پاکستان اور انڈیا کا میچ تھا، اس اسلام آباد میں ڈیڑھ ارب روپے کی شراب پی گئی۔ بہت سی چیزیں ناجائز ہیں، بہت سی چیزیں غلط ہیں۔ میں تو Islamic point of viewسے اس کو بالکل condemn کرتی ہوں مگر جو ڈاکٹر سعیدہ نے کہا، ہر ممبر کو اپنی رائے دینے کا حق ہے، وہ اپنے حق کا استعمال کر سکتا ہے، اس کی اپنی سوچ ہے، اس کا اپنا visionہے۔ ہمیں اسلام اور اسلامی نظریات کے ساتھ ٹکراؤ نہیں کرنا چاہیے اور اس issueکو ہمیں issue بنا کر نہیں پیش کرنا چاہیے، ہمیں اس کے حل کی طرف جانا چاہیے۔

جناب چیئرمین ! میں اپنا دوسرا point بھی کہہ دوں شاید مجھے موقع نہ ملے کیونکہ آج جمعہ ہے۔ میں نے کراچی کی صورت حال کے متعلق اپنے اظہار خیال کے لیے آپ سے اجازت چاہی تھی مگر شاید وقت کی کمی کے باعث آپ نے موقع نہیں دیا ورنہ جب آپ بیٹھے ہوتے تو بڑی فراخدلی سے بولنے کا موقع دیتے ہیں۔ جناب والا! اب تمام جماعتوں نے یہ تو تسلیم کیا ہے کہ کراچی میں جو کچھ ہوا، بڑی زیادتی ہوئی۔ اب زیادتی کس نے کی، کہاں سے ہوئی، کن لوگوں کے ہاتھ تھے؟ اب اس پر اگر آپ کوئی کمیشن بنا دیں، کوئی کمیٹی بنا دیں تاکہ ہمیں پتا چلے۔ کون ذمہ داری قبول کرے گا کہ آئندہ کراچی میں ایسے واقعات نہیں ہوں گے؟ جناب چیئرمین! یہاں بھی توجہ دیں کہ بلوچستان میں بھی جب لاشیں ملتی ہیں، بلوچستان میں بھی جو target killingہوتی ہے، ان کی compensationکون دے گا، ان لوگوں کی فریاد کون سنے گا؟ وہاں بھی یہی مسئلہ ہے، وہ بھی اسی طرح کے شہری ہیں، وہ بھی اتنے ہی مسلمان ہیں، وہ بھی اتنے ہی اچھے پاکستان دوست ہیں تو ان کے ساتھ یہ تفریق کیوں ہے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ کا شکریہ۔ رضا ربانی صاحب۔

iv. Incompetence of KESC

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! میں آپ کا شکر گزار ہوں اور آپ کے توسط سے میں حکومت کی توجہ ایک issue کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو کافی عرصے سے سینیٹ کے فلور پر مختلف ممبران نے اور بالخصوص میں نے اٹھایا ہے اور اس کا تعلق کراچی کے شہر اور اس کا تعلق KESC کے ساتھ ہے۔ جناب والا! جس وقت KESC کی نجکاری ہو رہی تھی تو ہم نے اس وقت بھی اس کی نجکاری کی مخالفت کی تھی۔ اس وقت ہم نے یہ بات واضح الفاظ میں کہی تھی کہ اگر essential utilities کو غیر ملکی سرمایہ داروں کے ہاتھوں میں دے دیا گیا تو لازمی طور پر وہ ایک security risk

and security concern بن کر ابھرے گا اور وقت نے یہ بات ثابت کی کہ KESC کی نجکاری غلط تھی اور آج اس کی نجکاری کی وجہ سے پاکستان کی کراچی کے شہر کے اندر تمام حساس تنصیبات under threat ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ KESC کی انتظامیہ نے ایک عوام دشمن اور مزدور کش رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ ان کو اپنے منافع کی شرح کو بڑھانے کے سوائے اور کوئی کام نہیں ہے۔ ہم نے اس وقت یہ بات بھی کہی تھی کہ غیر ملکی سرمایہ داروں کے ہاتھ میں کراچی جیسے حساس شہر کو دینے کا مطلب یہ ہوگا کہ آپ اس ایجنڈے کی تکمیل کی طرف بڑھ رہے ہیں کہ آپ کراچی کی indigenous industry کو load shedding کے ذریعے ختم کر دیں اور پاکستان کو ایک بین الاقوامی منڈی میں تبدیل کر دیں، جہاں پر western countries کے 3rd rate commodities کو پاکستان میں بھیجا جائے اور ایک 3rd world country کی طرح پاکستان کو treat کیا جائے۔ KESC کی انتظامیہ نے اپنی مزدور کش پالیسی کو جاری رکھا اور 4500 سے زائد لوگوں کو ایک قلم کے ساتھ انہوں نے نوکری سے فارغ کر دیا اور جناب چیئرمین! ان کو فارغ اس لئے کیا گیا کہ اگر economic conditions اس کے لئے ضروری ہوتی تو غالباً اس پر غور کیا جا سکتا تھا لیکن جن لوگوں کو اور جن category کے لوگوں کو فارغ کیا گیا وہ تمام کے تمام lower category کے لوگ تھے۔ آج بھی KESC کی management اور اس کا جو MD ہے وہ کروڑھا روپے کی ماہانہ salary and perks لے رہے ہیں لیکن ایک غریب اور مزدور جو 10 ہزار سے 15 ہزار روپے کی تنخواہ لے رہا ہے اس کے چولہے کو بند کرنے پر وہ insist کر رہے ہیں اور اس کی وجہ کیا ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ غیر ملکی سرمایہ دار پاکستان کے اندر trade unions کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ Trade unions کو مکمل طور پر روند دینا چاہتے ہیں اور اس کی وجہ سے یہ ان departments کو بند نہیں کر رہے ہیں بلکہ ان لوگوں کو وہاں سے فارغ کر کے ان کو contract کے اوپر دوسرے لوگوں کو دے رہے ہیں لہٰذا مطلب یہ ہوا کہ ان لوگوں کی کھپت اور ضرورت ابھی تک ہے لیکن contract کے اوپر ان services کو دیا جا رہا ہے لہٰذا ایک طرف آپ trade unions کو ختم کر رہے ہیں دوسری طرف آپ ملک کے اندر contract employees کو اور contract پر رکھے ہوئے ملازمین کو جو سب سے بدتر ہوتے ہیں، ان کو آپ فروغ دے رہے ہیں اور پھر اس کے اوپر جو رویہ MD اور management کا ہے کہ صوبے کا گورنر بلائے تو MD جانے سے انکار کرتا ہے۔ صوبے کا چیف منسٹر بلائے تو MD جانے سے انکار کرتا ہے۔ پارلیمان کی کمیٹی بلائے تو MD آنے سے انکار کرتا ہے۔ کیا غیر ملکی سرمایہ دار پاکستانی

قانون سے بالاتر ہیں، بالکل نہیں۔ یہ بات ہم برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ غیر ملکی سرمایہ دار اگر پاکستان میں سرمایہ کاری کرے گا تو اس کو پاکستان کے قوانین کے تابع ہونا پڑے گا۔ دو مہینوں سے غریب اور مزدور جن کے چولہے بند ہو گئے ہیں، سڑکوں پر بیٹھے ہوئے ہیں لیکن یہ غیر ملکی سرمایہ داروں کے اوپر جوں تک نہیں رینگ رہی ہے۔ چیف منسٹر نے ان کو اس سلسلے میں بات چیت کے لئے بلایا، وہ نہیں آئے۔ گورنر نے پہلے بلایا، وہ نہیں آئے۔ اب پتا نہیں کل یہ گورنر کے پاس چلے گئے لیکن یہاں پر میں یہ بات آخر میں آپ کے سامنے کہنا چاہتا ہوں کہ جو خط KESC نے کل لکھا وہ itself ایک indictment ہے۔ KESC نے کل جو خط لکھا اس خط کے ذریعے سے انہوں نے اس بات کو تسلیم کیا کہ وہ services provide کرنے میں مکمل طور پر ناکام ہو چکے ہیں اور جب انہوں نے خود اپنے خط کے اندر اس بات کو تسلیم کر لیا ہے کہ وہ services provide کرنے میں ناکام ہو گئے ہیں تو پھر نیپرا کے پاس اور کوئی راستہ موجود نہیں ہے کہ نیپرا KESC کو takeover کر لے۔ یہ پاکستان کے اور کراچی کے عوام کی demand ہے کہ نیپرا KESC کو takeover کرے۔ آج SECP نے بھی نیپرا کو لکھا ہے کہ وہ KESC کو takeover کرے جو میری اطلاعات ہیں دوسرے ذرائع سے نیپرا کو کہا جا رہا ہے کہ آپ KESC کو takeover کر لیں لیکن نہ جانے کیوں اور کس ملی بھگت کا نیپرا کا چیئرمین حصہ ہیں جو آج دن تک ٹس سے مس نہیں ہو رہا ہے۔ نیپرا کا چیئرمین is as much to blame for the miseries of the people of Karachi as the KESC management for his inaction and I would demand through you Mr. Chairman, from the Government to take up this issue with the NEPRA Chairman and ask him that his inaction is causing sufferings to the people of Karachi. His inaction is bringing to a halt the wheels of industry in Karachi and the NEPRA Chairman, مجھے تو ایسے لگ رہا ہے کہ KESC کی management اور نیپرا کا چیئرمین دونوں مل کر کسی سازش کا حصہ ہیں جو democratic process کو derail کرنے کے لئے آگے بڑھایا جا رہا ہو کیونکہ اگر کراچی کے اندر امن و امان کی situation خراب ہو گی تو پھر obviously پورے کا پورا پاکستان جو ہے وہ اس سے affect ہوتا ہے اور destabilize ہوتا ہے تو حکومت کو چاہیے کہ وہ اس پہلو پر بھی غور کریں کہ ایک issue پچھلے اڑھائی مہینے سے labour کا پڑا ہوا ہے اور اس کے اوپر

solution کیوں نہیں آرہی ہے؟ کیا یہ KESC کی management اس conspiracy کا حصہ ہے کہ democratic system کو derail کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: میں تھوڑا House کو چیئرمین نیپرا کے حوالے سے confidence میں لینا چاہتا ہوں کیونکہ اس وقت رضا ربانی صاحب بھی سینیٹ میں opposition کے ممبر تھے تو خالد سعید صاحب ہیں نیپرا کے چیئرمین، ان کی یہ file move ہوئی تھی کہ کسی ریٹائرڈ سرکاری ملازم کو نیپرا کا چیئرمین لگا دیا جائے۔ یہ serving تھے ان کی سروس ایک سال سے زیادہ رہتی تھی تو انہوں نے جب سومرو صاحب acting Prime Minister تھے اس زمانے میں اپنا نام recommend کروایا تھا۔ اس نے وہ دو سال بھی کسی کے مار لیے اور تین سال اور بھی۔ تو میں یہ matter سارا refer کرتا ہوں۔ وہ جو آپ کا angle ہے International intrigue وہ اپنی جگہ پر ہے۔ Labour devalue ہو گئی ہے لیکن دونوں کو link کرتے ہیں اور the matter is referred to the Standing Committee on Water and Power. اس میں رضا ربانی صاحب you will specially appear and put up the case کیونکہ KESC کو deliberately sabotage کیا جا رہا ہے اور ہزاروں لوگ سڑکوں پر نکل آتے ہیں، توڑ پھوڑ کر رہے ہیں اور law and order situation ادھر بن رہی ہے۔ Thank you very much. جی، اعظم سواتی صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب چیئرمین! یہ معاملہ بعد میں لے لیں، دوسرے مسئلے کو پہلے لے لیں۔ آپ اس مسئلے کو کمیٹی کو refer کریں۔۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین: دو منٹ ٹھہریں۔ ہم نے راستہ نکالنا ہے۔ ابھی جو میں بات کروں گا ذرا غور سے سنئے گا۔ جو mutual protocol جیسا کہ راجہ صاحب نے ذکر کیا تھا اس کو سامنے رکھتے ہوئے لیکن اس میں چونکہ 9 پاکستانی involved ہیں جو اخبار میں چھپا ہے۔ اس کو بھی ہم نے investigate کرنا ہے through ہماری ایک سپیشل کمیٹی جس میں Leader of the House and Leader of the Opposition بھی بیٹھیں کہ ایسے معاملوں میں ہمیں کیا action لینا چاہیے؟ اس میں ہر پارٹی سے ایک نمائندہ لیں۔ Chairman Foreign Affairs Committee and Minister for Law جو luckily ہمارے سینیٹ کے ہیں وہ بھی بیٹھیں

کہ جب ایسے معاملے ہوں تو ادھر کیا کیا جائے کیونکہ ان کے جو حدود ہیں وہ امریکہ کی سرزمین کہلاتی ہے لیکن اس سرزمین پر پاکستانی شہریوں کو اندر لایا گیا ہے، دعوت نامے دیئے گئے ہیں، پاکستانی اس function میں شریک ہوئے ہیں لیکن وہ پاکستانی ہیں۔ اختیار کیا ہے؟ ہمارا اختیار ضرور ہے۔ ان کی گاڑیاں ہم پشاور میں نہیں چھوڑ رہے۔ میں کچھ چیزیں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں ابھی لیڈر آف دی ہاؤس سے پوچھ لیں وہ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ میں نے ایک راستہ دے دیا ہے۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: گزارش یہ ہے کہ مولانا حیدری صاحب نے اور شیرانی صاحب نے adjournment motion move, کیا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اس سے پہلے پروفیسر خورشید صاحب نے کیا۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: ہمارا مذہب اس کی اجازت نہیں دیتا، نہ ہمارا دین اجازت دیتا ہے۔ جناب والا! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ adjournment motion ہے اس کو آپ چیمبر میں examine کریں even you can also ask the Foreign Office کہ آیا یہ adjournment motion بنتا ہے یا نہیں بنتا، اگر بنتا ہے تو اس کو کیسے take up کیا جائے۔ We should not be in haste بلاشبہ جو اخبار میں رپورٹنگ آئی ہے اس کو مسلمان سوسائٹی condemn کرتی ہے، تمام مسلمان condemn کرتے ہیں اور پاکستانی کلچر اور سوسائٹی بھی اس بات کی اجازت نہیں دیتی۔ اصل بات یہ ہے کہ جس پروٹوکول کا آپ نے ذکر کیا، جو foreign agreements exist کرتے ہیں اس کا ذکر کیا تو اس میں Foreign Office کو ضرور بلائیں اور اس کو examine کیا جائے in the light of the international agreement, whether this matter should be taken up in the House or some other measures should be taken or it should be referred to the committee. تو میں سمجھتا ہوں کہ پہلے فیصلہ کریں کہ آیا یہ adjournment motion بنتا ہے کہ نہیں بنتا۔ اگر بنتا ہے تو how to proceed with it. Adjournment motion کا جو rule ہے وہ سامنے ہے Rule 75 کو بھی آپ دیکھ لیں کہ کن کن issues پر adjournment motion آسکتا ہے اور چیئرمین کی discretion کیا ہے۔ Before constituting a committee میں سمجھتا ہوں کہ حیدری صاحب آجائیں لیکن Foreign Office کو ضرور بلایا جائے۔ Have a deliberation and consultation on this that how to proceed further.

جناب قائم مقام چیئرمین: جی مولانا شیرانی صاحب۔

سینیٹر مولانا محمد خان شیرانی: شکریہ۔ جناب چیئرمین! دو باتیں ہیں اگر آپ اس کو تحریک التوا کی حیثیت دیتے ہیں تو پھر اس پر debate ہو گی اور اگر اس میں پروٹوکول کی کوئی رکاوٹ سمجھتے ہیں تو پھر اسے خارجہ کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔ ہمارے ہاؤس کی جو خارجہ کمیٹی ہے وہ بے شک وزارت خارجہ کو بلائے، دوسروں کو بلائے اور پھر آپ کو رپورٹ دیں کہ اس پر کیا ہونا چاہیے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں تو پھر استحقاق کمیٹی کو جو مشہدی صاحب کی سربراہی میں ہے اس کمیٹی کو آپ دے دیں کہ کیا یہ استحقاق کسی ممبر کا بن سکتا ہے یا نہیں۔ اگر آپ حضرات زیادہ سمجھتے ہیں کہ کوئی بھی ایمبیسی چاہے جو بھی پروٹوکول ہو، اگر کسی حکومت کے ساتھ ہمارا ایسا معاہدہ ہوا ہے جو ہمارے آئین کو violate کرتا ہے تو وہ معاہدہ سرے سے معاہدہ ہی نہیں ہے۔ آپ کو پتا ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ اس عمل کا جو بھی مرتکب ہو گا یعنی public کو وہ غلط طور پر ترغیب دیتے ہیں کہ جو بھی اس عمل کا مرتکب ہو گا ہم اس کو support دیں گے تو گویا پاکستانی عوام کو اپنے آئین کے خلاف، اپنے مذہب کے خلاف، اپنے کلچر کے خلاف ابھار رہے ہیں اور پیسوں کا لالچ دے کر ابھار رہے ہیں۔ کسی بھی ایمبیسی کو یہ اختیار اور حق کسی بھی پروٹوکول کے تابع حاصل نہیں ہے کہ وہ ایک ملک کے عوام کو اس ملک کے آئین کے خلاف ابھارے، اس ملک کے کلچر کے خلاف ابھارے، ان کی اپنی روایات کے خلاف ابھارے یہ کسی بھی ایمبیسی کو حق حاصل نہیں ہے۔ ایمبیسی اس لیے ہوتی ہے کہ دو ممالک کے درمیان بہتر روابط قائم کئے جائیں لیکن اگر ایک ملک کی ایمبیسی اسی ملک کے آئین کے خلاف، اس کے عوام کو ابھار رہی ہے تو وہ پھر ایمبیسی نہیں ہوئی وہ ایک شرارت کا مرکز ہوا۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ جیسے ہمارے پروفیسر صاحب نے فرمایا کہ یہاں پر سب کچھ کرائے پر ہوتا ہے تو پھر اخلاقی گراوٹ بھی کرائے پر کی جائے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ براہ مہربانی اس کو وزارت خارجہ ہاؤس کمیٹی کے سپرد کر دیں - وہ اس کے تمام معاملات کو دیکھ کر آپ کو رپورٹ پیش کرے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ اعظم سواتی صاحب۔ اس کے بعد بابر اعوان صاحب۔

Senator Muhammad Azam Khan Swati: Thank you Mr. Chairman, before I take up privilege motion.

جناب قائم مقام چیئرمین: اچھا آپ اس پر بات کرنا چاہتے ہیں، privilege motion کو میں separate کرنا چاہتا ہوں۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان: یہ لے لیں۔

Privilege Motion: Import of Car by Making Forged Documents

Senator Muhammad Azam Khan Swati: I think this is the most despicable act on the part of American Embassy. I totally support whatever Maulana Sherani has said. I think this action was to incite us and that is against our culture, our traditions, and Islamic norms. I think this despicable act should be brought to the committee and we need to discuss each and every item whatever was done over there, what were the purposes behind this despicable act of American Ambassador.

Sir, with your permission I will read; On 6th July 2011 my personal secretary, Tufail was contacted by one Mr. Iqbal Ferooz custom clearing agent at Karachi. Who said that some one has used my photos and made a forged passport as well as National I.D. card and has imported a car. He said that all original documents alongwith passport are in Custom Office possession. Mr. Iqbal Farooz can be reached 03002020444 upon this, I contacted Senate Secretariat and alongwith Raja Amin went to NADRA headquarters, Islamabad and reported the matter to Chairman NADRA. I also delivered a letter to Mr. Salman Siddique Chairman FBR for quick action.

Mr. Chairman, this is very serious matter, the question is as to why someone only chose my passport out of 99 other senators and wanted to carryout this illegal act which has breached my privilege as a member of this House. I suspected that there may be

some other motives behind this scam. Therefore a thorough investigation needs to be conducted by FIA, NADARA and FBR to bring culprits to justice. Two letters as well as copy of the forged passport and ID card are attached. By illegally using my photo or making a forged passport and ID card, someone has breached my privilege and wanted to tarnish my standing in this House.

I therefore, move that the motion be held in order since it satisfies all the legal requirements of Rule 60 and matter be referred to the Senate Committee on privileges.

Mr. Acting Chairman: Leader of the House.

Senator Syed Nayyer Hussain Bokhari: We do not oppose it. It may be sent to the Privilege Committee.

Mr. Acting Chairman: The matter is referred to the Privilege Committee.

سینیٹر بابر خان غوری: جناب والا! اس میں جو بہت ہی serious بات ہے کہ ایک serving Senator کا فوٹو لگا کر پاسپورٹ بنا لیا گیا۔ سوال یہ ہے کہ جو بھی Privilege Committee اس کو find out کرے گی وہ ایک الگ issue ہے کہ اس کو کیا سزا دینی ہے لیکن اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ نادرا کا سسٹم شفاف نہیں ہے اور جو شناختی کارڈ بن رہے ہیں یا پاسپورٹ بن رہے ہیں اس میں اگر اس طرح تصویر تبدیل کر کے، پاسپورٹ بنا لیا جائے جبکہ سسٹم میں یہ بتایا گیا تھا کہ کوئی آدمی اگر اپنی تصویر بھی تبدیل کرے گا تو وہ پکڑا جائے گا۔ یہ بڑی خطرناک صورت حال ہے۔ ہماری پہلے ہی بدنامی ہو رہی ہے کہ ہمارے سات کروڑ میں سے تین کروڑ جعلی ووٹرز ہیں۔ جہاں پر یہ صورت حال ہو، الیکشن کمیشن ایسے ہو، جو ان شناختی کارڈوں کو بھی allow کر دے تو کیا صورت حال بنے گی، دنیا میں ہمارا کیا image جائے گا۔ اس ہاؤس کی طرف سے اس بات کی بھی assurance دی جائے کہ یہ جو سسٹم چل رہا ہے، جو الیکشن کمیشن لسٹیں تیار کر رہا ہے کیا وہ شفاف ہیں؟ کیا نادرا جو شناختی کارڈ بنا رہی ہے وہ genuine ہیں یا نہیں ہیں؟ یہ تو بڑا serious question mark ہے کہ ایک serving

Senator کی فوٹو لگا کر پاسپورٹ بن گیا اور اس پر گاڑی منگوائی گئی۔ یہ بہت خطرناک صورت حال ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس پر serious notice لینا چاہیے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: مشہدی صاحب یہ ذرا terms of reference میں نادرا کی بھی کارکردگی بھی زیر بحث لائیں یہ کیسے پاسپورٹ پر وہ پہنچا۔ ایسے نہیں کہ کل میری اور آپ کی تصویر کترینہ کیف کے ساتھ چھپ جائے پھر ہم لوگ پھنس جائیں کہ نہیں ہم فلم کے اداکار نہیں۔ جی بابر اعوان صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیرالدین بابر اعوان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ جناب چیئرمین۔ I fully support the privilege motion being moved in the House by my brother Senator Azam Swati sahib and it is referred to the Committee. It is a very serious matter and I request the honourable Chair that this is not the matter which you should refer only to the Committee, kindly issue directions to the relevant authorities to register a case for the criminal impersonation, fraud, forgery and there is a benefit which has been drawn on the name of the gentleman. So, it makes the case, criminal liability as well. So, the directions separately be given for the registration of the case. It is a very serious matter indeed and our very honourable Senator's reputation has been put into jeopardy which is highly condemnable. On behalf of myself and my party, I strongly condemn this.

Now, the second portion of my submission, Mr. Chairman, will be regarding the issue raised by my brother Mr. Raza Rabbani. It is a very serious issue. I will seek your indulgence under Sections 25 and 28 of the NEPRA Act. There are two provisions. If the company which has been given license and it is violating the license and it is not rendering the services to the people of Pakistan, under the contract, in furtherance of the contract and in term of the license then under Section 28, there are three powers which are vested in the NEPRA. (i) To put an administrator

forthwith on KESC. (ii) To take it over. (iii) To proceed for the cancellation. All the three steps could be taken together and they could also be opted for a separate action stage-wise. Stage one could be appointing an administrator and nobody should think in Pakistan that these are above the law. Nobody should think that the sponsors are very big. Nobody should think that they can violate the Constitution. Insha Allah, if the NEPRA does not act, we have other ways of acting and we will act.

The third thing which I want to say, I fully support the contentions of Mr. Raza Rabbani regarding the pick and choose in the dismissal of people from the service of KESC. This pick and choose is obvious, this pick and choose is very clear. Therefore, we will not permit anybody to discriminate in the service of Pakistan because the discrimination in the service of Pakistan is an offence against fundamental right which is guaranteed in the Constitution of Pakistan.

The fourth thing which I will say, Mr. Chairman, I must say that in Urdu.

آپ کے بارے میں، میں یہ کہنا چاہتا ہوں جناب چیئرمین! کہ امریکہ کے نہیں بلکہ پاکستان کے وکیل ہیں اور آپ نے ہمیشہ پاکستان کے عوام کی آواز بن کر بات کی ہے۔ آپ نے ہمیشہ یہاں بیٹھے ہوئے سینیٹرز کی آواز بن کر بات کی ہے۔ اس لیے آپ ہمارے وکیل ہیں۔ آپ کی وکالت کامیاب رہی ہے اور اس وکالت کی کامیابی کی تازہ ترین مثال یہ ہے، there is feather in your cap that is winning of your native elections in the provincial assembly with the margin of 25000 votes. یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ پاکستان کے عوام کے وکیل ہیں اور آپ کا بہت بڑا دل ہے اور ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ۔ وسیم سجاد صاحب! آپ کے بھی comments چاہییں۔ بابر اعوان صاحب! آپ بھی اپنی inputs دیجیئے گا NEPRA Act کے تحت Water and Power Committee میں۔ کیونکہ یہ بہت ضروری ہو گیا ہے۔ Through KESC

they are going to sabotage Karachi and in this process, sabotage Pakistan. duty ایوان کے جتنے بھی اراکین اس میں جانا چاہتے ہیں، حاجی لشکری رئیسانی صاحب کی ہو گی کہ وہ ان کو بلائیں اور آپ کو اختیار ہے اس میں شامل ہونے کا۔ ولی بادینی صاحب ہیں، آپ ہیں، میڈم کلثوم ہیں، سب اس میں جائیں۔ جو کراچی کے ارکان ہیں وہ تو خصوصی طور پر اس میں جائیں۔ جی وسیم سجاد صاحب۔

Senator Wasim Sajjad: Mr. Chairman, I am grateful to you for allowing me this opportunity. I just wanted to say or make a few observations regarding the matter raised by Senator Azam Swati. It is a very serious act of which notice has been taken but what I would like to bring to your notice is that highly sophisticated technology is now being used by NADRA in making the ID cards. So, how is it possible that a fake person just took a photograph and got a card made and got a passport made. If this can easily be made as it was done in this case then everybody is in danger and therefore, the probe which is being conducted by the Committee should go also into this as to what were the lapses on the part of NADRA and were the lapses on the part of the Passport making authority that a person comes into the office, obviously he does not match with the face of Azam Swati and yet he is able to get a passport and ID card made. Obviously to me, it appears that somebody has a political motive, somebody wants to defame Azam Swati subsequently by saying that Azam Swati made a fake passport and on that fake passport was able to import a car or whatever. Importing of a car by anybody is permitted if he fulfills the requirement. Therefore, why would he use Azam Swati's name? Only to defame him and, therefore, sir, there is something wrong as the same in the State of Denmark. There is something wrong in the NADRA office, there is something wrong in the passport office, the Ministry of Interior should probe into it and our Committee should

go into this in depth to find out what is wrong because every one of us is in danger.

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ۔ طاہر مشہدی صاحب بڑے غور سے یہ سب باتیں سن رہے ہیں۔ یہ آپ کو added input آرہی ہے۔ جی رحمت اللہ کاکڑ۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ: شکریہ جناب چیئرمین۔ جناب چیئرمین! بات تو ہو رہی تھی کہ آئین پاکستان کی توہین ہو رہی ہے، پاکستان کی توہین ہو رہی ہے، اسلام کی توہین ہو رہی ہے، پاکستانیت کی توہین ہو رہی ہے، پاکستان کے جھنڈے کو نیچا دکھانے کی مذموم کوشش ہو رہی ہے۔ ہمیں ہمدردی ہے KESC کے employees کے ساتھ، جس طرح رضا ربانی صاحب نے یا دوسرے دوستوں نے فرمایا، مسئلہ exist کرتا ہے۔ مذہبی عقائد سے ہٹ کر اس ہاؤس کی، اس آئین کی، یا ہمارے جو مروجہ قوانین ہیں ان کی پوری jurisdiction ہے کہ ان کو summon کیا جائے اور پوچھا جائے کہ انہوں نے ایسے اجتماع میں شرکت کی ہے۔ ہر آدمی فارن آفس کے نوٹس کے بغیر نہیں جا سکتا۔ اگر فارن آفس سے ان صاحبان کو اجازت ملی ہے کہ جائیں وہاں پر اپنی غیرت کا جنازہ نکال لیں تو پھر فارن آفس کے ناخداؤں کو بھی اس صف میں کھڑا کیا جائے جنہوں نے اس طرح کی مذموم حرکت کی ہے۔ جس طرح ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ اس سے پورے ہاؤس کا استحقاق مجروح ہوا ہے، پورے پاکستان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ آپ ہمارے ہم سفر رہے ہیں اور ہمیں انتہائی احترام ہے کہ آپ عقیدتاً ہم سے بہتر مسلمان ہیں۔ اگر اس موشن کو چیمبر میں لے جایا گیا جس طرح لیڈر آف دی ہاؤس بخاری صاحب نے فرمایا تو خطرہ ہے کہ اس کی technicalities میں یا اور چیزوں میں جائیں گے تو اسے چیمبر میں kill کر دیا جائے گا۔ میری گزارش ہے کہ اس کو Privileges Committee میں بھیجا جائے۔ اس کو بیک وقت تینوں کمیٹیوں میں بھیجا جائے۔ فارن آفس کی کمیٹی میں بھی بھیجا جائے، اس کو مذہبی امور کی کمیٹی کو بھیجا جائے اور اس پر Islamic Ideology Council سے opinion لی جائے۔ باقی چیزوں کو ثانوی حیثیت دی جائے یہ most important ہے۔ میں وزیر قانون سے دست بستہ گزارش کروں گا۔ بابر اعوان صاحب تشریف لے گئے ہیں مجھے امید تھی کہ وہ بھی کچھ کلمات ارشاد فرمائیں گے۔ باقی دوستوں نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کر دیا ہے۔

اٹھارھویں ترمیم جب آرہی تھی تو اس طرح کی جھلک اس وقت دکھائی دی کہ جی! کوئی بات نہیں ہے، صدر پاکستان مسلمان نہ بھی ہوں تو کام چل جائے گا۔ اس چیز سے ہم ڈر رہے تھے کہ کل

کو کوئی ایسی ڈگری آجائے گی کہ مرد اب مرد سے شادی کر لے۔ خدا کے لیے اس سے law and order کی situation create ہو گی۔ آپ اس پر رولنگ دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: مغرب اور سان فرانسکو میں تو سنا ہے ایسا ہو سکتا ہے، انشاء اللہ پاکستان میں ایسا نہیں ہوگا۔ جی اسمٰعیل بلیدی صاحب آپ کو سننے کے بعد میں کمیٹی کو refer کرنے لگا ہوں۔ آپ ہم جنسی پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب والا! یہ جو امریکی ایمبیسی کے حوالے سے ہمارے ہاؤس نے بات کی اس کے بعد کسی چیز کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہے، آپ رولنگ دیں۔ آپ فارن کمیٹی کو ریفر کریں۔ اس پر مکمل انکوائری ہو اور میں سمجھتا ہوں کہ Privileges Committee کو بھی refer کریں، اس سے سترہ کروڑ عوام کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ اگر امریکہ کی ایمبیسی پاکستان میں اس قسم کے واقعات کو فروغ دینا چاہتی ہے تو یہ اسلامی ملک ہے۔ امریکی سفیر کو کوئی اجازت نہیں دے سکتا کہ پاکستان میں رہتے ہوئے وہ اس طرح کہے کہ اگر کوئی اس طرح کا کام کرنا چاہتا ہے تو میں ان کے لیے مالی تعاون کرنے کے لیے بھی تیار ہوں۔ بحیثیت مسلمان سترہ کروڑ عوام کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ فارن کمیٹی کے علاوہ بھی ----

جناب قائم مقام چیئرمین: اسمٰعیل بلیدی صاحب وہ میرے ذہن میں ہے اور اس کو آپ بھی سمجھتے ہیں اور میں بھی سمجھتا ہوں پاکستانی عوام امریکہ سے ناکوں ناک تنگ آئے ہوئے ہیں اور حکومت کے گلے میں چھچھوندر آئی ہوئی ہے۔ یہ سوچنے کی باتیں ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: اگر امریکہ یہاں پر آج مداخلت چھوڑ دے، میں کہتا ہوں خود کش حملے بھی ختم ہو جائیں گے، یہاں پر امن و امان بھی قائم ہوگا۔ خدارا! ہمیں امریکی ڈالر نہیں چاہییں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: صحیح بات ہے۔ ولی بادینی صاحب! آپ اسی حوالے سے بات کریں گے یا آپ کا مسئلہ علیحدہ ہے؟ مجھے اس پر رولنگ دینے دیں، پھر میں آپ کا مسئلہ سنتا ہوں۔ ان سب حقائق کو سامنے رکھتے ہوئے۔ یہ ہماری بدبختی ہے کہ اسلام آباد میں مغربی سفارتخانے جب دعوت دیتے ہیں یا لاہور، کراچی وغیرہ میں قونسلیٹ، خوش قسمتی سے ابھی تک کوئٹہ میں نہیں ہے، ہمارے یہاں سے شہری جاتے ہیں، جیسے کلثوم پروین صاحبہ نے فرمایا کہ "new year" پر کروڑوں

کی شراب پی گئی۔ یہ مسلمان ہیں۔ اسلامی ریاست پاکستان ہے اور وہ اسلام آباد کی حدود میں پی گئی۔ باقی پاکستان میں new year پر کیا حشر ہوا، اللہ بہتر جانتا ہے۔ اس وقت بھی میں نے اپنی گناہ گار آنکھوں سے دیکھا ہے۔ ان receptions پر ہمارے بہت سے پاکستان بھائی دو گھنٹے کے function میں آدھ درجن جام پی جاتے ہیں۔ جلدی میں ہوتے ہیں کہ یہ ان کا آخری جام ہو گا۔ پھر کیا پتا کہ ان کو باہر نہ ملے۔ مفت کی شراب قاضی پر بھی حلال ہے۔ یہ ریمارکس انہوں نے دیے ہیں۔ اسد اللہ خان غالب کے حوالے سے بات کر گئے۔ ان سب چیزوں کے پیش نظر specially جیسے آپ دوستوں نے فرمایا، میں پھر دوہراتا ہوں۔ ہماری عوام امریکہ سے ناکوں ناک تنگ آئی ہوئی ہے اور امریکہ پاکستانی حکومت کے گلے میں آیا ہوا ہے۔ میں اپنی Foreign Affairs Committee کو یہ matter refers کرتا ہوں۔ جس میں Law Minister بھی بیٹھیں گے کیونکہ وہ mutual protocol وغیرہ سب پڑھیں گے۔ اس میں movers بھی بیٹھیں گے کیونکہ وہ movers ہیں۔ پھر وہ فیصلہ کریں گے کہ اگلا قدم کیا اٹھانا ہے۔ پھر وہ ہاؤس میں رپورٹ پیش کریں گے۔ اس کے بعد ہم اگلا قدم اٹھائیں گے۔ Thank you very much. جی۔

سینیٹر کلثوم پروین: آپ سے درخواست ہو گی کہ ہر پارٹی سے بھی ایک ایک نمائندہ لیا جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ نے میری مدد کی۔ ہر پارٹی سے ایک نمائندہ اس Foreign Affairs Committee میں شریک ہو گا۔ فاٹا سے بھی، دوسری جماعتوں سے بھی۔ جی ولی بادینی صاحب۔ آپ mover ہیں، آپ کو لازماً جانا ہے۔ آپ کی اور پروفیسر خورشید، دونوں کی پرانی Adjournment Motion تھی۔ تین جولائی کی آئی ہوئی ہیں۔ جی ولی بادینی صاحب۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی: شکریہ جناب چیئرمین صاحب! کل سے کراچی کے حالات پر ہمارے بھائیوں نے بہت بات کی، میرے خیال میں اس پر مزید بات کرنے کی گنجائش نہیں رہی۔ ہمیں نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بلوچستان اس کا ایک ہمسایہ صوبہ ہے۔ اس کے لیے کوئی بات کرنے کے لیے تیار نہیں ہے۔ اگر ہم بات کرتے تو دوسرے مذاق اڑاتے ہیں۔ بات کا جواب نہیں دیتے۔ روزانہ وہاں کتنے قتل ہو رہے ہیں، اس کا کوئی حساب نہیں ہے۔ ان کا کوئی غم نہیں ہے۔ وہ کسی کھاتے میں نہیں آرہا۔ کل میں نے منسٹر صاحب سے کہا کہ تربت میں کنسٹرکشن کمپنی کے دو آدمی

مارے گئے ہیں۔ کہتے ہیں، یہ میرا کام نہیں ہے۔ آپ صوبائی حکومت سے بات کریں۔ کراچی کے لیے بھی تو صوبے سے بات کریں۔ خیبر پختونخوا کی بھی صوبے سے بات کریں۔ کیا بلوچستان، پاکستان کا حصہ نہیں ہے؟ ہم جتنی کوشش کرتے ہیں کہ پاکستانی بنیں، وہ ہمیں دھکا دے کر نکال رہے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ بلوچستان کے سینیٹر صاحبان بھی سوئے ہوئے ہیں۔ ان کو پتا ہے کہ کچھ نہیں ہوتا، ہم اپنا وقت کیوں ضائع کریں۔ کراچی کے لیے وقت ہوتا ہے۔ کراچی بھی پاکستان کا حصہ ہے، بلوچستان بھی پاکستان کا حصہ ہے۔ یہ تو مہربانی ہے کہ کبھی کبھی مشہدی صاحب بلوچستان کا نام لیتے ہیں۔ کوئی اور یہ نام لینے کے ادھر تیار نہیں ہے۔ لہٰذا میری گزارش ہے کہ بلوچستان کے مسائل کے لیے بھی کوئی کمیٹی بنائی جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ، وہ کرتے ہیں۔ اسمٰعیل بلیدی صاحب بھی بات کرنا چاہتے ہیں۔ راجہ ظفر الحق بھی بات کرنا چاہتے ہیں۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی: جب فیڈرل گورنمنٹ کا کام چل رہا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ مختصر بات کریں کیونکہ ہم ایجنڈے پر بھی آنا ہے۔ آج کے بعد آپ اسلام آباد میں رہنا چاہتے ہیں، وہ بھی بتائیں تاکہ ہم اجلاس اسی طریقے سے چلائیں۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی: دو جوان مر گئے ہیں۔ ہم اس سے کہہ رہے ہیں کہ دو جوان مر گئے ہیں۔ فیڈرل گورنمنٹ کا کام ہے۔ ترقیاتی کام ہیں۔ یہ لوگ خوش ہیں کہ ترقیاتی کام بند ہو جائیں۔ میں آپ کو یہ بھی بتاؤں کہ پچھلے سال دو ہزار دس اور گیارہ میں، وزیر اعظم صاحب نے اعلان کیا کہ فنڈز پر کوئی کٹ نہیں لگے گا۔ اس دفعہ ہم نے چیک کیا ہے۔ ۸۰ فیصد کٹ بلوچستان پر لگایا ہے۔ یہ ظلم نہیں ہے تو کیا ہے؟ پھر کہتے ہیں بلوچستان والے خراب ہیں۔ کیوں خراب ہیں؟ ان کا حق کیوں نہیں ملتا۔ کوئی مرتا ہے تو اسے کوئی پوچھتا ہے؟ آج تک اگر انہوں نے ایک آدمی بھی پکڑا ہے تو بتائیں، اگر انہوں نے ایک آدمی بھی پکڑا ہے تو ہم مجرم ہیں۔ شہر میں ہوتا ہے، باہر ہوتا ہے، دیہاتوں میں ہوتا ہے، ترقیاتی کاموں میں ہوتا ہے، ہر جگہ ہوتا ہے اور پتا نہیں کہ کون مار رہا ہے۔ منسٹر صاحب نے تو ہمیں یہ جواب دیا ہے کہ آپ جائیں صوبے سے بات کریں۔ چیف منسٹر سے بات کریں۔ یہ چیف منسٹر کا کام ہی نہیں ہے۔ اس کا ہمیں بڑا دکھ ہوا ہے۔ اس لیے میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ مہربانی کر کے اس کے لیے کوئی کمیٹی بنائیں۔ پتا چلے کہ کیا ہو رہا ہے، کیوں ہو رہا ہے؟ کون کر رہا ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین: جی میں اس کا کرتا ہوں۔ اسمٰعیل بلیدی صاحب۔ مختصر بات کرتے جائیں۔ راجہ ظفر الحق صاحب پھر motion move کریں گے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: میں ولی بادینی صاحب کی تائید کرتا ہوں۔ کیونکہ مسخ شدہ لاشیں ملتی ہیں۔ بلوچستان، مکران میں ہفتہ ہفتہ ہڑتال ہوتی ہے۔ ٹارگٹ کلنگ ہوتی ہے۔ اس کے لیے آپ کوئی کمیٹی بنائیں یا کوئی بھی اس کا حل تلاش کریں۔ ایک المیہ ہے کہ میں نے سوال کیا تھا کہ صوبہ وار وفاقی سیکرٹریوں کے بارے میں بتایا جائے۔ کل میرے سوال کا جواب یہ آیا ہے کہ پنجاب کے ۲۴ ہیں، سندھ کے سات ہیں، خیبر پختونخوا کے چار ہیں اور بلوچستان کے لیے double zero ہے۔ آپ اندازہ کریں کہ ۳۵ وفاقی سیکرٹری ہیں اور بلوچستان، پاکستان کا چوتھا صوبہ ہے۔ اس پر آپ سنجیدگی سے ایکشن لیں۔ وفاقی سیکرٹری پورے ملک کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اگر کسی صوبے کا ایک بھی وفاقی سیکرٹری نہیں ہے تو یہ المیہ نہیں تو کیا ہے۔ میں پورے ایوان کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ اگر بلوچستان والے کہتے ہیں کہ آپ نے عملی طور پر آج تک بلوچستان کو پاکستان کا حصہ تسلیم نہیں کیا ہے تو اس کا ثبوت یہ جواب ہے کہ ۳۵ وفاقی سیکرٹریوں میں ایک بھی بلوچستان کا نہیں ہے۔ اس پر آپ جو بھی ایکشن لیں اور مجھے جناب نیر بخاری جواب دیں، مجھے وزیر اعظم جواب دیں۔ اگر بلوچستان، پاکستان کا حصہ نہیں ہے تو پھر ہمیں بتایا جائے۔ اگر ہے تو کسی صوبے سے اگر ایک بھی وفاقی سیکرٹری نہیں ہے تو اس کا معنی یہ ہے کہ آپ ہمیں صرف کاغذوں میں تسلیم کرتے ہیں کہ بلوچستان ہمارے دلوں میں ہے۔ اس لیے یہ آپ متعلقہ کمیٹی کو بھیج دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ۔ مختصر کرتے جائیں۔ پھر ایجنڈے پر بھی آنا ہے۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: میں سارے مسئلے کو refer کر رہا ہوں۔ یہ صرف وفاقی سیکرٹریوں کا نہیں ہے۔ آپ مجھے چیمبر میں ملیں، میں آپ کا matter خود take up کروں گا۔ ابھی زاہد خان صاحب! آپ اپنا privilege motion move کریں۔ ان کا privilege motion رہ گیا تھا۔ انہوں نے کافی عرصے سے دیا ہوا ہے۔ اس کے بعد راجہ ظفر الحق، میڈم ثریا امیر الدین۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ ایجنڈے پر آنا چاہتے ہیں یا نہیں؟ یا پھر نماز جمعہ کے بعد آپ نے گھروں کو واپس جانا ہے۔

سینیٹر محمد زاہد خان: یہ ایجنڈا تو ویسے ہی ان لوگوں نے دیا ہے۔ یہ اس پر بات کرنا نہیں چاہتے۔ شکریہ چیئرمین صاحب! میری تحریک استحقاق یہ ہے کہ کچھ دن پہلے ایک بچے نے اسسٹنٹ مینیجر کے لیے apply کیا تھا۔ انٹرویو کے بعد جب اسے تقرری کا آرڈر ملا تو اس بچے نے مجھے بتایا کہ میرا انٹرویو تو اسسٹنٹ مینیجر کے لیے ہی ہوا تھا لیکن مجھے سپروائزر کا آرڈر دیا جا رہا ہے۔ جنرل مینیجر نوید جان، جو آرڈر کرتے ہیں، میں نے ان سے رابطہ کرنے کی کوشش کی کہ میں اس سے بات کروں کہ بچے کے جائز مطالبے کو take up کیا جائے اور اسسٹنٹ مینیجر کے لیے آپ نے اس کا انٹرویو کیا ہے تو اسے اسسٹنٹ مینیجر ہی لیا جائے۔ اس نے مجھ سے بات کرنے سے انکار کیا۔ اس کے بعد میں نے نادرا کے چیئرمین سے رابطہ کیا۔ نادرا کے چیئرمین نے مجھے یہی کہا کہ یہ وہاں چارج لے لے اور دو تین مہینے کے بعد ہم اسے promote کر دیں گے۔ میں نے بچے سے کہا کہ آپ اس پر چلے جائیں۔ مجھ سے یہ بات ہوئی ہے۔ کچھ دیر بعد اس بچے کو واپس ہیڈ کوارٹر بلایا گیا۔ اسے بلا کر جی ایم نوید جان نے اس سے آرڈر لے کر پھاڑ دیے اور اسے کہا کہ جا کر سینیٹر کو کہہ دو کہ وہ آپ کے آرڈر چیئرمین سے کروا لے۔ معلوم نہیں بیوروکریسی کا ایسا رویہ کیوں ہے کہ ان کے ذہنوں میں ابھی بھی یہی ہے کہ اس ملک میں مارشل لاء ہے اور وہ جو کچھ کرے، اسے کوئی نہیں پوچھے گا۔ میں کہتا ہوں کہ اس سے میرا اور پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ کیونکہ ان حالات میں، جس طرح بلیدی صاحب اور بادینی صاحب کہہ رہے ہیں کہ یہاں پر آپ کتنی ہی meetings کریں۔ ابھی بلوچستان اور خیبر پختونخوا کے لیے فنڈز ملے تھے۔ Letter آیا تھا، letter میں یہ بالکل واضح کیا گیا تھا لیکن اس کے بعد وہ پیسہ ملتان اور لاڑکانہ divert ہو گیا۔ جب ہم نے ان سے پوچھا تو وہ کہتا ہے کہ ہم نے اپنے آرڈر سے خیبر پختونخوا اور بلوچستان کو نہیں دیا۔ اس وقت حکومت کے لیے جو عذاب بنی ہوئی ہے، وہ بیوروکریسی ہے۔ اس ملک کو تباہی کی طرف لے جانے والی بیوروکریسی ہے، وہ کسی کی بات ہی نہیں مانتی۔ ہم سیاستدانوں کو وہ شاید کٹھ پتلیاں سمجھتے ہیں اور وہ ان Houses کی کوئی حیثیت ہی نہیں سمجھتے۔ انہیں کوئی ڈر نہیں کہ ہم سے پوچھا جائے گا۔ جناب! ہم نے پہلے اجلاس میں بھی کہا تھا کہ اس ملک میں لوڈشیڈنگ اور مہنگائی

ہے، گیس اور بجلی کے ریٹ روز بڑھائے جا رہے ہیں۔ ان وزرا کو بلائیں تا کہ ہم ان سے پوچھیں۔ سینیٹ میں تو کوئی وزیر آتا ہی نہیں ہے۔

جناب! میرا privilege motion, Privileges Committee کو refer کر دیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ ان وزرا کو بلایا جائے تا کہ ملک کی صورتحال پر بات ہو اور اس وقت یہ سب سے اہم مسئلہ ہے کہ جہاں پر بجلی ہے، وہاں وولٹیج کم ہیں، لوگوں کو پانی نہیں مل رہا، گرمی بہت زیادہ ہے۔ یہ ساری چیزیں یہاں پر discuss کی جائیں کہ کیا حکومت کے پاس کوئی حل ہے؟ اگر نہیں ہے تو کیا وہ بیوروکریسی کے کہنے پر ہی چلتی رہے گی؟ حکومت کہتی ہے کہ اس سال ڈیم پر کام شروع ہو جائے گا، اگلے سال اتنی بجلی آجائے گی لیکن ابھی تک کچھ نہیں ہوا۔ پرویز مشرف کے دور میں پانچ سال بھاشا ڈیم پر گزارے گئے، اب یہ حکومت تین سال مکمل کرنے کے بعد کہتی ہے کہ ڈیڑھ سال بعد بھاشا ڈیم پر کام شروع ہو گا۔ ڈیڑھ سال اس میں گزر جائے گا، یہ حکومت بھی چلی جائے گی۔ اس طرح دس سال میں بھاشا ڈیم پر کام ہی شروع نہیں ہو سکا تو ہم قوم کو کیا بتائیں گے؟ یہ سب بیوروکریسی کے ہتھکنڈے ہیں، وہ حکومت اور سیاستدانوں کو بیوقوف بنا کر اپنے کام کر رہی ہے۔ وہ بڑی بڑی تنخواہیں لے رہے ہیں، آپ نے KESC کا معاملہ سنا کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ وہ روز اپنے rates بڑھاتے ہیں اور لوگوں کو نوکریوں سے نکالتے ہیں لیکن کراچی کے عوام کو بجلی نہیں ملتی۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ۔ جی Leader of the House, آپ کے comments please.

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: جناب! گزارش یہ ہے کہ جہاں تک job and employment کا معاملہ ہے اور کسی نے ایک particular post کے لیے apply کیا اور اس کو appointment letter نہیں ملا تو یہ breach of privilege نہیں بنتا لیکن جہاں تک سینیٹر زاہد خان صاحب کا معاملہ ہے کہ انہوں نے رابطہ کرنے کی کوشش کی تو انہوں نے proper response نہیں دیا اور he was disgraceful towards the Senator, that is a breach of privilege. It may be sent to the Committee. As far as the job is concerned, that is a different issue. اس نے qualify کیا یا نہیں کیا، وہ کسی

that is a particular post کے لیے تھا اور اس کو ایک lower grade کی پوسٹ مل گئی تو different issue. Let it be decided by NADRA itself but as far the disgrace which has been faced by the honourable Senator, an honourable member of the parliament, it may be referred to the Privileges Committee.

جناب قائم مقام چیئرمین: مشہدی صاحب، زاہد خان صاحب کے ساتھ جو رویہ اختیار کیا گیا as a reaction کہ ان سے بات کی جائے تو آپ اس کو Privileges Committee میں investigate کریں۔

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: جناب! بالکل کروں گا۔ آپ نے دو، تین privilege motions دی ہیں۔ میری دو motions بھی کل سے pending ہیں، آپ نے کل بھی نہیں لیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: چراغ تلے اندھیرا ہوتا ہے۔

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Privilege motion takes precedence over any other work in the House.

آپ نے مجھے کل بھی کہا تھا کہ آج لیں گے اور ابھی تک میری privilege motions نہیں لی گئیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اس سے پہلے ہی ان سے جواب طلبی کی گئی ہے۔ If I, myself and you are satisfied with their answers, good enough, if not, then we will move it. آپ اتنی مہلت دیں کیونکہ آپ کا matter پہلے move ہو چکا ہے۔ ہم ان سے جواب طلب کر رہے ہیں۔ آپ نے جو matter refer کیا ہے، ہم اس کا جواب طلب کر رہے ہیں۔

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: جناب! کل رحمٰن ملک صاحب بیٹھے ہوئے تھے، میں اس House میں آپ کے through ان سے سوال کرتا رہا۔ اس کے بعد انہوں نے fairy tale والی تقریر کی rhetoric of the highest order لیکن میرے کسی سوال کا انہوں نے جواب نہیں دیا۔ جب انہوں نے تقریر ختم کی تو میں آپ کی اجازت سے پھر کھڑا ہوا اور ان

سے کہا کہ thank you very much for this much a do about nothing جو آپ نے rhetoric speech کی ہے لیکن آپ کراچی کا issue گول کر جاتے ہیں اور جواب ہی نہیں دیتے۔ انہوں نے ایک بات کا بھی جواب نہیں دیا اور چلے گئے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: میں آپ کو کیا کہوں کہ MQM کے سب سے زیادہ دوست بھی وہ ہی ہیں۔ آپ کو الف لیلیٰ سنا کر چلے جاتے ہیں۔

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: جناب! It was not only MQM, it is the people of Karachi. میرا one and only سوال یہ تھا کہ وہاں پر 104 پاکستانیوں کی لاشیں گریں۔ تین، چار دن تک حکومت کو کیوں حکم نہیں دیا گیا تھا کہ اس کو روکو۔ کیوں یہ حکم دیا گیا تھا کہ مارنے دو اور مرنے دو، ہمارا کیا جارہا ہے۔ انہوں نے جواب نہیں دیا۔ He may be a very very powerful minister but he is answerable to this House. He is answerable to the people of Pakistan. He is answerable to the people of Karachi, specially the people جن کو قتل کیا جاتا ہے۔ قتل و غارت کی جاتی ہے، massacre, genocide کیا جاتا ہے۔ کراچی میں ہمارا genocide کیا جارہا ہے اور وزیر صاحب آکر اپنی تقریر کرتے ہیں، سارک میں جانا ہے، ہم نے سارک کا کیا کرنا ہے؟ سارک نے کیا کر دیا ہے؟ سارک نے ہماری ایک جان بھی بچائی ہے؟ پاکستان میں جو ظلم ہو رہا ہے، کیا سارک نے اس میں سے ایک کا بھی جواب دیا ہے؟ میرے سارے colleagues صحیح باتیں کرتے رہے ہیں کہ نہ تو بجلی، پانی، پٹرول ہے اور نہ ہی گیس ہے، کچھ بھی نہیں ہے۔ جب عوام کے پاس کچھ نہیں ہے تو وہ کیا کریں؟ اس کے بعد ان کی target killing کی جائے گی اور وہ بھی with the connivance of the government کی جائے گی تو پھر کیا کریں گے؟

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ کی بات صحیح ہے۔

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: جناب! میری اپنی بھی دو privilege motions ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اس کے لیے تھوڑا انتظار کر لیں کیونکہ وہ پہلے لکھ چکے ہیں۔

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: جناب! میں ستر سال کا ہو گیا ہوں، آج تک مجھے کسی official نے اس طرح سے نظر انداز نہیں کیا جس طرح اپوزیشن میں جانے کے بعد کیا جا رہا ہے۔ This is again a part of that same conspiracy going on. There is nobody in Karachi, who does not know me. I have been around in Karachi for 70 years. I have been a Town Nazim in Karachi, I have been head of a district in Karachi. میں اللہ کے فضل سے Senate of Pakistan میں کراچی سے اپنی پارٹی کو represent کرتا ہوں۔ ستر سال میں کسی official نے اس طرح سے misbehave نہیں کیا جتنا ان آخری دس دنوں میں officials misbehave کرنے لگ پڑے ہیں۔ I, even as Chairman of the Privileges Committee, جب میری privilege motions آئیں گی تو میں وہاں پر as a member بیٹھوں گا اور کسی کو کہوں گا کہ وہ ان کو سنے مگر میں ان officials کو نہیں چھوڑوں گا۔ یہ جو more loyal than the King ہیں جو گورنمنٹ کے چمچہ اعظم بن جاتے ہیں، ان کے خلاف میری privilege motions ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: Thank you. ایک تو ASF والوں کے خلاف ہے۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: پہلے پڑھیں تو سہی۔

جناب قائم مقام چیئرمین: میں ہی پڑھ دیتا ہوں۔

Senator Syed Nayyer Hussain Bokhari: Sir, let him read. Rule says he should read himself.

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ دونوں پڑھ لیں۔ Privileges Committee کے چیئرمین کے privilege کا مسئلہ ہو گیا ہے یہ ہمارے لیے ایک منفرد بات ہے۔

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you sir. Under Rule 60 of the Rules of Procedure and conduct of Business in the Senate 1988, I have the honour to move before you the privilege motion. It is about the behavior of Mr. Khalid Waqar Khan, Chief Security Officer, Airport Security

Force, Quaid-e-Azam Airport and Brigadier Muhammad Azam Tiwana. He is the Director General ASF, Headquarters Karachi. That on the 13th July, I rang him up, he did not respond. I again rang up on 13th July, he did not respond. I rang up on the 14th July, he knows very well who I am, he is well aware of my position as a Senator also. I am a citizen of Karachi, I have my rights. He knew exactly who was ringing up and who wants to talk to him and I never asked him for money

میں نے زندگی میں ان سے یا کسی افسر سے کبھی ادھار نہیں مانگا۔ ان کا فرض ہے کہ مجھے جواب دیں لیکن he refused انہوں نے 14th July کو بھی refuse کیا تو میں نے ان کے boss Director General, Airport Security Force, Headquarters Karachi, Brigadier Muhammad Azam Tiwana شاید انگریزوں کے زمانے سے ابھی تک ٹوانے محترم ہیں اور ہم لوگ۔۔۔ایک زمانے میں two annas ہوتے تھے، on the 14th July I rang up جواب آیا کہ جی صاحب باہر ہیں۔ Again I rang up پھر وہی جواب کہ جی صاحب میٹنگ میں ہیں۔Again I rang up پتا چلا کہ جی وہ کسی جگہ نکلے ہوئے ہیں۔ پھر I rang up لکھا گیا کہ جی شاید bathroom میں ہیں۔ جناب! یہ حالت تھی اور اس لیے I feel that my privilege as a Senator has been breached and I request that this matter be sent to the Privileges Committee for its consideration and investigation. Thank you very much.

جناب قائم مقام چیئرمین: دوسری بھی پڑھ دیں۔

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: میری دوسری privilege motion یہ ہے کہ میرے Private Secretary نے جناب محمد سلیمان بلھو، Comptroller, Sindh House, Islamabad کو in writing request کی۔ I requested for reservation of one room میں نے پانچ سال میں کبھی request نہیں کی، میں نے پانچ سال میں کوئی rest house use نہیں کیا، میں نے پہلی مرتبہ اس کو through proper channel written request بھیجی۔ اس نے کوئی جواب نہیں دیا اور میرے سیکرٹری نے ایک مرتبہ

contact کیا تو اس نے کہا کہ دیکھوں گا، کیا ہوتا ہے۔ ہم 3rd July تک اس کو فون کرتے رہے، میرا سیکرٹری فون کرتا رہا، میں فون کرتا رہا، he did not reply, evening of 3rd July اس کے driver نے مجھے فون کیا کہ آپ پانچ دنوں سے 28 June سے آج تک contact کر رہے ہیں لیکن وہ busy ہیں، وہ پانچ دنوں سے، President صاحب کے personal مہمانوں کی look after کر رہے ہیں۔ Now, I think with due respect to honourable His Excellency the personal guests of اگر وہ President of Pakistan, I think, this was a lie, the President of Pakistan ہیں، اتنے چھوٹے level کا Officer ان کو کیسے look after کر رہا ہے اور day and night کیوں look after کر رہا ہے۔

Mr. Acting Chairman: No, he cannot go to the Committee, he is the Chairman himself.

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: انہوں نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا، ایک driver کا یہ جواب تھا تو it may please be referred to the Privileges Committee. جناب! یہ میری دو privilege motions ہیں۔ I will leave the floor to my party Parliamentary Leader Mr. Babar Khan Ghori انہوں نے کچھ کہنا ہے۔

Mr. Acting Chairman: Thank you. Bokhari *sahib*, the Chairman of the Privileges Committee has felt that he has not been given proper respect.

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: دو privilege motions Chairman of the Privileges Committee کے move ہوئے ہیں۔ Obviously it was جو پہلا تھا، regarding the Official of ASF, they didn't call back ان کو response بھی proper نہیں کیا

and this is an insult and disgrace to the elected representative of people of Pakistan, it may be sent to the Committee.

دوسرا ہے کہ اس کے driver نے فون کیا اور پھر انہوں نے President of Pakistan کا نام استعمال کیا، یہ بھی apparently نظر آتا ہے جیسے انہوں نے خود فرمایا ہے کہ غلط بیانی کی ہے کہ اتنا junior officer ہے۔ The President House is still in Murree اگر ان کے کوئی guests ہوتے تو they were looked after the guests of the President. جو سندھ House والوں نے کہا ہے،

it has got no concern with that, it may be sent to the Committee sir.

جناب قائم مقام چیئرمین: اس سے Chairman of the Privileges Committee کا privilege breach ہوا ہے، Leader of the House and Leader of the Opposition should form special committee. اس کے لیے special committee ہو گی کیونکہ ہمارے Chairman of the Privileges Committee کی عزت نہیں ہے تو وہ ہمارے Senators کا کیسے دفاع کریں گے۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: جناب! اس کے لیے special committee بنا دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: وہ Senators کو سمجھتے ہیں کہ یہ indirectly elected ہیں، بابے ہیں، ان کی کوئی عزت نہیں ہے، کسی دن بابوں نے technically گردن سے پکڑ لیا تو بابے اتنے تیز ہیں کہ لٹکا کے رکھ دیں گے، سب کو غلط فہمی ہے۔ جی House کی ہر پارٹی including FATA and Independents سے ایک، ایک ممبر ہو گا۔ Leader of the House and Leader of the Opposition terms of references frame کریں اور ان کو بلائیں، ان کا دماغ ابھی درست نہیں ہوا کہ Parliament is in power. یہ پھر سے بغلیں مار رہے ہیں جب سے D.C and Commissioner واپس آئے ہیں، یہ پھر بغلیں مارنے لگ گئے ہیں کہ ہم DMG group power میں واپس آ رہے ہیں، یہ colonials task کو دوبارہ زندہ کر دیں گے۔

Thank you very much.

Senator Col.(R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Sir, thank you very much.

جناب قائم مقام چیئرمین: نہیں، special committee بناتے ہیں، matter special committee کو refer کریں گے، Privileges Committee کو نہیں دوں گا، میرے Chairman کی بے عزتی ہوئی ہے، آپ سرکاری لوگ اس طرح کیوں کہتے ہیں، ہم لوگ اس پر کھینچا ئی کرنے لگے ہیں۔ آپ راجہ صاحب سے permission لے لیں۔

سینیٹر بابر خان غوری: جناب! میں نے راجہ صاحب سے permission لے لی ہے۔ میری صرف یہ گزارش ہے کہ آج صبح کراچی میں جرائم پیشہ افراد نے ملیر اور کھوکھرا پار کے علاقے میں کھلے عام firing کی ہے جس میں ہمارے تین ساتھی شہید ہو گئے ہیں اور اس میں ہمارے کئی ہمدرد زخمی ہیں اور شہید ہوئے ہیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ اس میں سندھ کے بعض وزراء کا نام بھی آرہا ہے جو ان کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔ یہ بڑی serious بات ہے، اگر ہمیں Opposition میں بیٹھنے کی سزا دی جا رہی ہے تو یہ کونسی جمہوریت ہے، یہ کس قسم کی مفاہمتی پالیسی ہے، ہم اس کے خلاف احتجاج کرتے ہیں اور ہم احتجاجاً walk out کرتے ہیں۔

(اس موقع پر MQM کے اراکین walk out کر گئے)

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ لوگ واپس آئیں تو بھیجیں یا نہیں آئیں گے۔ آپ اس طرف جائیں، آپ Treasury Benches پر بیٹھ بیٹھ کر راستے بھول گئے ہیں، ابھی Opposition کی طرف جائیں۔ میڈم! آپ ان کو راضی کر کے آئیں۔ جی راجہ صاحب! آپ move motion کریں جو Superior Courts by the Executive ہے۔

Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: Mr. Chairman, I beg to move that under Rules 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988, the requirements of rules 22, 23, 26, 27 and 120 of the said rules be dispensed with in order to move the following motion.

"The House may discuss the situation arising out of massive rigging and misuse of…

جناب قائم مقام چیئرمین: نہیں، نہیں یہ نہ کریں، آپ نے Superior Courts والا پہلے دیا ہوا ہے۔

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: یہ بھی پہلے ہی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: نہیں، نہیں یہ No.2 ہے، Superior Courts by the Executive پہلے ہے، میرے پاس agenda ہے جس میں یہ No. 2 ہے۔ آپ کا پہلا ہے کہ

"The House may discuss the situation arising out of non-implementation of Order of the Superior Courts by the Executive."

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: اب time کتنا رہ گیا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ Superior Courts کا move کریں۔ آپ اگر چاہیں if you are interested ہم تو جمعہ نماز کے بعد بھی حاضر ہیں۔ تو میں جمعہ نماز کے بعد حاضر ہو جاؤں گا،

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: اس کو move کرنے میں کیا حرج ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین: میں آپ سے کہوں۔ Leader of the House آپ House کو ذرا confidence میں لیں۔

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: اس پر کل National Assembly میں بات ہو گئی ہے۔

Senator Syed Nayyer Hussain Bokhari: Sir, we are not bound by the National Assembly.

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ اپنے پر جائیں۔

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: آپ اپنے پر جائیں لیکن یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ بات کر لیں، میں پھر Leader of the House سے پوچھتا ہوں۔

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: کوئی ایسی بات نہیں ہو گی جو آئین کے خلاف ہو اور پاکستان کے interest کے خلاف ہو۔

جناب قائم مقام چیئرمین: بخاری صاحب! یہ note کر لیں، یہ کہتے ہیں کہ آئین کے خلاف اور پاکستان کے interest کے خلاف بات نہیں ہو گی۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: جناب! گزارش یہ ہے کہ یہ جو motion move کرنا چاہتے ہیں، آزاد کشمیر کا اپنا ایک interim Constitution ہے اور آزاد کشمیر میں جتنا set up ہے، اس interim Constitution 1974 کے تحت ہے، وہاں پر elections ہوئے ہیں۔ اس کے بارے میں یہ بات کرنا چاہتے ہیں تو گزارش یہ ہے کہ اگر somebody is aggrieved by those elections, there are courts existing in the Azad Kashmir, there is a Supreme Court, there is a High Court, there is an Election Commission over there. If somebody is aggrieved by the conduct of elections there, those can be taken up over those forums in Azad Kashmir. آپ آئین کا Article 1 بھی پڑھ لیں، اس میں کن کن issues and territories پر بات ہو سکتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ it is for only a political mileage, they want یہ to point scoring کی بات ہے، it is not legal thing, the Government of there Azad Kashmir is in existence since 1974 کے Constitution کے تحت۔ is President, there is Prime Minister, there is Chief Election Commissioner, there is Chief Justice of Azad Kashmir. وہاں پر Election Commissioner بھی بیٹھا ہے تو these issues should be raised over there sir. ہاں اگر یہ press میں بات کرنا چاہتے ہیں، criticism کریں، سیٹیں کم ملی ہیں، زیادہ ملی ہیں۔ یہ resolution MQM نے بھی move کیا تھا اور apart from that جب دو دن پہلے elections ہوئے اور اس میں ان کی کامیابی ہوئی، مختلف جماعتوں نے انہیں مبارکباد دی، انہوں نے شکریہ بھی ادا کیا۔

میں سمجھتا ہوں، یہ ایک general بات کرنا چاہتے ہیں، اگر there is any specific allegation of particular constituency then it should be taken over there. یہ ایک general بات کہ rigging ہو گئی ہے اور massive rigging ہو گئی ہے۔ اب بات یہ ہے کہ Government of Pakistan نے اس کے بارے میں پہلے بھی وضاحت کی ہے کہ وہاں پر جو political parties exist کرتی تھیں۔ ہم نے 2006 میں اتنی سیٹیں نہیں لیں، پاکستان پیپلز پارٹی since 70 سے ادھر exist کر رہی ہے، پاکستان پیپلز پارٹی کا وہاں پر ایک حصہ ہے، ہمارا

وہاں پر آزاد کشمیر پارٹی کاPresident موجود ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی جماعت ایک نئی جماعت وہاں پر introduce ہوئی، ان کی جماعت پہلے مسلم کانفرنس کو support کرتی تھی، اب ان کی جماعت کچھ بندے مسلم کانفرنس کے اپنی طرف لے آئی اور جو مسلم کانفرنس کا supporter تھا اور پاکستان مسلم لیگ کاsupporter تھا، وہ divided تھا، وہ divide ہو گیا۔ اس کے باوجود آپ دیکھ لیں، انہوں نے جو سیٹیں لی ہیں۔ یہ بات کرنا چاہتے ہیں تو پھر جو پنجاب میں massive rigging ہوئی ہے جو پنجاب میں دہشت گردی ہوئی ہے۔

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: جناب چیئرمین! یہ پھر مناسب نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ بھی کشمیر کے حوالے سے بات کریں۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: میرا خیال ہے کہ پھر صرف آزاد کشمیر discuss نہیں ہو گا پھر پنجاب بھی discuss ہو گا۔

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: ہو جائے۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: میں سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب بات نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: بخاری صاحب! انہوں نے کہا ہے کہ ہم آئین اور پاکستان کےinterest کے خلاف بات نہیں کریں گے۔

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: میں سمجھتا ہوں کہ بالکل آئین اور قانون کے خلاف بات نہیں ہونی چاہیے لیکن گزارش یہ ہے کہ ایک generalize statement ہے کہ massive rigging ہوئی ہے اور مطالبہ کہ re-election ہو جائیں۔ یہ صورتحال ہے، اگر کوئی specific allegations ہیں they should go the Election Commission and Election Tribunal وہاں پر معاملات حل کریں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی راجہ صاحب۔

(مداخلت)

سینیٹر سعیدہ اقبال: وہاں جو پارٹی حکومت میں ہے، وہ یہاں پر ہمارے ہاؤس میں نہیں ہے تو ہم آزاد جموں و کشمیر پر بحث نہیں کر سکتے، وہاں کورٹ میں جائیں، جو مرضی ہے کریں۔ وہاں پر

مسلم لیگ آزاد جموں و کشمیر، پیپلز پارٹی آزاد جموں و کشمیر اور جو مسلم کانفرنس ہے جس کی حکومت تھی وہ دھاندلی کر سکتی تھی اور جو پنجاب میں elections ہوئے اس میں دھاندلی ہوئی۔۔۔۔۔

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: جناب چیئرمین! آپ کس procedure کے تحت proceed کر رہے ہیں؟ آپ باقیوں کو بات کرنے کی اجازت دے دیتے ہیں اور مجھے motion پڑھنے کی اجازت نہیں دیتے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ motion پڑھیں لیکن میں personally کہوں گا کہ۔۔۔

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: میری بات تو سن لیں، بغیر procedure کے ایسا نہ کیا کریں۔

I beg to move that under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the requirements of Rules 22, 23, 26, 27 and 120 of the said rule be dispensed with in order to move the following motion. The House may discuss the situation arising out of the massive rigging and misuse of Federal Government resources in the recent Azad Jammu and Kashmir elections.

یہ صرف آزاد جموں و کشمیر کا معاملہ نہیں ہے، پاکستان کے جو funds ہیں، جو بیت المال کے funds ہیں، جو بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے funds ہیں، وہ وہاں پر استعمال ہوئے ہیں۔ اس لیے کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ صرف وہاں پر ہی ہو سکتا ہے، اگر اس معاملے کو ہاؤس میں discuss نہیں کیا جا سکتا تو پھر یہ ہاؤس کس لیے ہے۔ جناب چیئرمین! یہ نیشنل اسمبلی کے آج کے orders of the day پر ہے، item No. 2 ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ان کا ہے، ہمارا نہیں تھا، ہمارا تو item No. 3 تھا۔

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: کیا ان کا قانون اور آئین مختلف ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین: کاظم خان صاحب! جو انہوں نے motion move کی ہے میں ذرا وہ پڑھ لوں، پھر آپ لوگوں سے favour and against کی بات پوچھوں گا۔

(مداخلت)

سینیٹر محمد زاہد خان: جناب چیئرمین! پہلے تو یہ decide کریں کہ کشمیر independent state ہے یا نہیں تاکہ ہم سب پارٹیاں جا کر وہاں اپنی registration کروائیں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: Order in the House, میں یہ پڑھ دیتا ہوں پھر آپ اس پر ayes and noes ہوگا، پھر اس میں آپ دیکھ لیں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: جی زاہد خان صاحب۔

سینیٹر محمد زاہد خان: جناب چیئرمین! ایک سیدھی سی بات ہے کہ آپ کشمیر کو یا تو وہ حیثیت دیں جو آپ نے گلگت بلتستان کو دیا ہے، ایک province بنا دیں۔ ایک طرف تو آپ کہتے ہیں کہ independent Kashmir بنایا ہے، اس کا الگ وزیراعظم ہے، صدر ہے، سپریم کورٹ ہے۔ راجہ صاحب صحیح کہتے ہیں کہ یہاں سے جو funding ہوئی ہے، وہ وہاں نہ کریں۔ یا تو اس کی حیثیت ختم کر دیں، اسے بھی گلگت بلتستان کی طرح صوبہ بنا دیں تاکہ ہماری پارٹیاں بھی وہاں چلی جائیں، اگر آپ ایسا نہیں کرتے تو یہاں سے پارٹیاں وہاں جا کر اپنے آپ کو registered کرائیں یہ غلط ہے، یہ غیر آئینی اور غیر قانونی ہے، یہاں سے لڑنے کے بعد وہ وہاں جا کر کیسے الیکشن لڑ سکتے ہیں۔ ایک طرف ہم کشمیر کی بات کرتے ہیں کہ کشمیر کشمیریوں کا ہے اور دوسرا ہم مداخلت کرتے ہیں، جب یہ مداخلت ہو گی تو آپ ہندوستان کو کیسے روکیں گے، آپ کیسے کہیں گے یہ مقبوضہ کشمیر ہے، یہ پارٹیاں اپنے آپ کو endorse نہ کریں۔ یہاں ہم ایک روایت قائم کرتے ہیں اور اس ہاؤس میں کشمیر کی کوئی نمائندگی نہیں ہے کیونکہ یہ ہاؤس چار اکائیوں کا ہے اور اس میں ہر اکائی کے across the board ان کے نمائندے بھی ہیں، اگر ہم ان کو discuss کرنا چاہتے ہیں تو بہتر طریقہ یہ ہے کہ یہ دو بڑی پارٹیاں بیٹھیں، اس کو پہلے صوبہ بنائیں، پھر اس صوبے میں ہم اپنی پارٹیوں کی registration کرائیں گے، ساری پارٹیاں وہاں الیکشن لڑیں گی۔ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر آپ میرے خیال میں غلط practice کر رہے ہیں، وہ ایک independent state ہے، آپ کا ہندوستان سے تنازعہ بھی چل رہا ہے، دنیا میں اس کی ایک حیثیت ہے، دنیا کو آپ باور کرانا چاہتے ہیں کہ کشمیر ایک الگ territory

ہے۔ اس میں آپ اپنی پارٹیاں شامل کر کے ان کے case کو کمزور رہے ہیں۔ میں یہی عرض کرنا چاہتا تھا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی کاظم خان صاحب۔

سینیٹر محمد کاظم خان: شکریہ جناب چیئرمین۔ میری بات کافی مختصر ہے۔ راجہ صاحب میرے بڑے بھائی ہیں، محترم ہیں اور قانون کو سمجھتے ہیں۔ آزاد کشمیر کا نظام بڑا systematic بنایا گیا ہے یا بنا ہے، یہ بڑا sensitive issue ہے، بڑی جچی تلی بات کرنی پڑتی ہے، کبھی آپ سوچتے ہیں کہ اس کو disputed کہیں، کبھی آپ سوچتے ہیں کہ نہ کہیں، ایسی کئی چیزیں ہیں، کشمیر کے متعلق بڑی سوچ سمجھ کر بات کرنی پڑتی ہے، آپ کوئی فقرہ آسانی سے نہیں کہہ سکتے کیونکہ دنیا کو دکھانے کے لیے یا اس ملک کو چلانے کے لیے ایک سسٹم بنا ہے یا بنایا گیا ہے۔ سب سے پہلے ہم نے اس کو آزاد حیثیت سے declare کیا ہے، اس کا وزیر اعظم، صدر، اسمبلی، ہائیکورٹ وغیرہ independent ہیں، وہاں پر elections میں پارٹیاں آزاد کشمیر کے نام سے registered ہوتی ہیں، پیپلز پارٹی آزاد کشمیر، ن لیگ آزاد کشمیر، یہ ساری پارٹیاں وہاں کے حساب سے رجسٹر ہوتی ہیں اور الیکشن لڑتی ہیں۔ جب یہ وہاں پر الیکشن لڑتی ہیں تو ان کا الیکشن کمیشن بھی علیحدہ ہے۔ جناب! اگر کوئی اعتراض ہے تو proper forum پر جائیں اور وہاں سے agitate کریں۔ یہ فورم نہیں بنتا، یہ حکومت پاکستان ہے اور وہ آزاد کشمیر ہے۔ آزاد کشمیر کے فورم پر جائیں وہاں پر جا کر agitate کریں اور پھر کہیں کہ یہ غلط ہوا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ان کو proper forum پر جانا چاہیے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: طاہر مشہدی صاحب بات کریں پھر ہاؤس کی opinion لیتے ہیں۔

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you very much Mr. Chairman. I don't think there is any reason for this debate at all. We, the Opposition requisitioned this session and in the requisition it was clearly mentioned that we want to discuss three specific points, one the carnage and massacre in Karachi. The second was the outright rigging done in the recently held AJK elections. Now that rigging was neither done bearing in

mind any international issue, it was neither done bearing in mind any sensitivity, rigging was openly done.

Rigging کھلی طرح سے کی گئی تھی، حکومت نے pre-pole rigging کی، اس کے بعد polling stations پر rigging کی، ہمارے آزاد اور بہادر میڈیا نے سب کچھ دکھایا، سب نے دیکھا کہ کیا ہو رہا ہے اور سب نے اس کو condemn کیااور پاکستانی قوم بہت پریشان ہو گئی کیونکہ یہ rigging masters in action ہے، جب rigging masters in action آئے تو انہوں نے کیوں نہیں سوچا کہ یہ international repercussion ہوتی ہیں، یہ national sensitivities ہوتی ہیں، اس لیے کہ اس issue میں وہ بات آتی ہی نہیں ہے۔

It is a direct question which has to be put before this House that was there rigging done? If it was done, why it was done? That is why, in the whole election process, the role played by the Election Commission is deplorable اور اس کو discuss کرنا چاہیے، جب تک یہ چیزیں discuss نہیں ہوں گی، جب تک ہم اپنی آنکھیں بند رکھیں گے to the ground realities جب تک ہم لوگ pragmatic نہیں ہوں گے اس وقت تک ہماری سوسائٹی میں evils بڑھتے جائیں گے۔ وقت آ گیا ہے کہ اس کو discuss کیا جائے openly discuss کیا جائے both sides of the House اپنی اپنی opinion رکھنے کا ان کو حق ہے، وہ اپنی اپنی رائے دیں مگر اس موشن کو آپ in order کریں کہ کم سے کم ہم اس پر discussion کریں یہ جو flabbergasted tricks کر رہے ہیں، یہ حکومت جو delaying tricks کر رہی ہے یہ اچھا نہیں ہے for the smooth running or the reputation of this august House. Please اس معاملے کو start کریں اور یہ اس قسم کی tricks, nationalist اور playing with different attitudes یہ بند کر دیں۔ اگر چوری ہے تو چوری ہے، اگر قتل ہے تو قتل ہے، اگر rigging ہے تو rigging ہے ہم اپنی آنکھیں بند نہیں کر سکتے، ہم اپنے technical words کے ساتھ ان چیزوں سے بھاگ نہیں سکتے، اس کو ضرور discuss کرنا چاہیے اور discuss کریں جو بھی فیصلہ ہو گا وہ ہاؤس کا ہو گا۔ کم از کم اس کو discussion میں تو لے کر آئیں۔ Thank you very much sir.

جناب قائم مقام چیئرمین: جی پروفیسر ابراہیم صاحب۔اس کے بعد پھر ہمایوں مندوخیل، عبدالنبی بنگش صاحب بھی ہیں۔جی۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: اگر آپ رائے لے رہے ہیں تو میں نہیں بولتا لیکن اگر تقریر ہو رہی ہے تو میں بات کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: نہیں تقریر ابھی تک شروع نہیں کی۔ تقاریر شروع نہیں ہوئیں۔وہ اپنا opinion دے رہے ہیں کہ کیا ہو یا نہ ہو کیونکہ ہمارے آئین میں آزاد کشمیر کا mention ہی نہیں ہے، ہمارے purview میں آتا ہے یا نہیں، یہ سوال ہے۔ کیونکہ آئین میں ہے نہیں وہ علیحدہ آزاد جموں و کشمیر ہے ۔ہندوستان کے ساتھ ہمارا اعتراض یہ ہے کہ انہوں نے قبضہ کیا ہوا ہے آزاد جموں و کشمیر کے حصے پر۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: بہتر ہے میں بھی پھر اپنی رائے دیتا ہوں اسی پر جو آپ نے سوال کیا ہے۔آپ نے درست فرمایا۔ جناب چیئرمین! اصولاً میرے اے این پی کے دوست بھی صحیح بات کر رہے ہیں اور جناب کاظم صاحب نے بھی بڑی اچھی اور اصولی باتیں کی ہیں لیکن عملاً صورتحال کچھ مختلف ہے۔ یہاں امور کشمیر کی وزارت بھی ہے، قومی اسمبلی میں کشمیر کی ایک Standing Committee بھی ہے اور اس کا چیئرمین بھی ہے کشمیر کے بارے میں یہ سارا کام ہوتا ہے اور کشمیر کا الیکشن یہیں سے کنٹرول ہوا ہے اور اس لحاظ سے پھر اس بات کو یہاں پر discuss کرنا بہت ضروری ہے۔ اگر کشمیر کو ہم بالکل آزاد چھوڑ دیتے تو وہ درست تھا۔ ایک بات تو اصولاً میں یہ عرض کروں کہ کشمیر کو جب ہم آزاد کشمیر کہتے ہیں تو اس کے ساتھ یہ کہتے ہیں کہ متنازعہ علاقہ ہے اور بھارت کہتا ہے کہ یہ ہمارا اٹوٹ انگ ہے۔ یہاں پر وہ تنازعہ کھڑا ہوتا ہے ،ہم کہتے ہیں کہ کشمیر کے عوام فیصلہ کریں ، ایک آزادانہ اور خودمختارانہ plebiscite کے ذریعے سے ان کی قسمت کا تعین ہونا چاہیے ،وہ تو اقوام متحدہ کے اندر قراردادیں پڑی ہیں ۔ کشمیر اس لحاظ سے ہم سے الگ نہیں ہے، کشمیر ہمارا پڑوسی نہیں ہمارا حصہ ہے اور کشمیر ہماری شہ رگ ہے اور اگر بڑی پارٹیاں کشمیر کو آزاد چھوڑ دیتیں تو بہت اچھا ہوتا۔

جناب چیئرمین! میں عرض کروں کہ اسلام آباد میں پیپلز پارٹی کی حکومت ہوتی ہے تو مظفرآباد میں بھی پیپلز پارٹی کی حکومت بن جاتی ہے اور اگر اسلام آباد میں مسلم لیگ (ن) کی حکومت

ہوتی ہے تو پھر مظفر آباد میں بھی مسلم لیگ (ن) کی حکومت بن جاتی ہے۔ کشمیر کو کیسے آزاد رکھا گیا ہے از راہ خدا! پھر کشمیر کو آپ آزاد رکھیں لیکن اس وقت جو مسئلہ ہوا ہے اس مسئلے کو یہاں زیر بحث لانا بہت ضروری ہے اس پر بات کی جائے۔ اخبارات میں تصویریں چھپی ہیں کہ ایک خاتون اور اس کے ساتھ لکھا گیا ہے کہ وہ پیپلز پارٹی کی ورکر ہے اور الیکشن کمیشن کا عملہ نہیں تھا پیپلز پارٹی کی ورکر پولنگ بکس لے کر جا رہی ہے اور آزاد کشمیر کے الیکشن کمشنر کا ووٹ تین جگہ پول ہوا ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں نے ایک جگہ بھی پول نہیں کیا۔ اس پر اگر بات نہیں کریں گے تو پھر کس پر کریں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: تھوڑا مختصر کریں جمعہ کے بعد اکٹھے ہونا ہے تو پھر میں تیار ہوں۔ بنگش صاحب بات کرلیں۔

سینیٹر عبدالنبی بنگش: شکریہ۔ جناب چیئرمین! یہ سب ماشاء اللہ کافی سینئر پارلیمنٹیرین ہیں۔ افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ ان کو آئین اور قانون کا پتا ہے لیکن جب اپنی بات آجاتی ہے تو میٹھا میٹھا ہپ ہپ تے کڑوا کڑوا تھو تھو والی بات ہوجاتی ہے اور ہر کوئی کوشش کرتا ہے کہ قانون کو موم کی ناک کی طرح موڑ دیں حالانکہ ان کو سمجھانے کی کم از کم ہمیں ضرورت نہیں ہے۔ پروفیسر صاحب نے جیسے کہا کہ بڑی پارٹیوں کو آزاد کشمیر میں یہاں سے interfere نہیں کرنا چاہیے تھا لیکن یہاں پر اس پر debate کرنا ہم ان لوگوں کا حق مار رہے ہیں جن کو ہم represent کر رہے ہیں۔ آزاد کشمیر کی نمائندگی یہاں ہے ہی نہیں، یہاں اس کے لیے legislation نہیں ہوتی تو why we should discuss the matter جو ہم سے related ہی نہیں ہے اور بات یہ ہے کہ اگر کسی کو تکلیف ہے تو وہاں جا کر اس کو کرے۔ پروفیسر صاحب کہہ رہے ہیں rigging in the sense پاکستان کے ہر ایریا میں، ہر candidate کوشش کرتا ہے اپنی حد تک لیکن pre-planned جو آپ کہتے ہیں کہ پورا election engineered ہے۔ اکا دکا ہو تو بات بنتی ہے۔ اتنا آزاد میڈیا ہے even we are not the part of that, we don't want to defend them on one side or on the other side لیکن یہ تو ایک روایت بن چکی ہے جو شکست کھا جائے تو وہ کہتا ہے کہ دھاندلی ہوئی ہے۔ بات یہ ہے کہ مسلم کانفرنس یعنی existing government ان کی ہے وہ خود وزیراعظم ہیں اور کہتے ہیں کہ دھاندلی ہوئی ہے تو پھر آپ کس چیز کے وزیراعظم ہیں۔ حکومت آپ کی ہے، حکومتی مشینری آپ کی ہے، وہاں پر سپریم کورٹ ہے، وہاں پر ان کی اسمبلی ہے، وہاں پر ان کا صدر ہے، وہاں

ان کا وزیراعظم ہے اور ان کے پاس مناسب فورم ہے۔ ان کے مطابق پی ایم ایل(ن) کے آٹھ دس لوگ منتخب ہوئے ہیں، اسی طرح دوسری پارٹیوں کے ہوئے ہیں وہ اس ایوان میں اٹھیں، احتجاج کریں، واک آؤٹ کریں لیکن یہاں پر وقت ضائع کرنا اچھا نہیں ہے اور یہ موشن بنتی ہی نہیں ہے۔

(اس موقع پر ایوان میں اذان جمعہ کی آواز سنائی دی)

جناب قائم مقام چیئرمین: جی بنگش صاحب! آپ اپنی بات مکمل کریں۔

سینیٹر عبدالنبی بنگش: جناب! میری آخری بات یہ ہوگی کہ یا تو جس طرح گلگت بلتستان ہے، آپ اسے وہ status دے دیں اور ایک صوبہ declare کردیں۔ پھر آپ کا وہ جو جموں و کشمیر والا issue ہے، وہی ختم ہوجائے گا۔ Otherwise یہاں پر ہر کسی نے اپنی بساط کے مطابق، پروفیسر صاحب سے بصد احترام کے ساتھ، کشمیر میں تو جب بھی الیکشن ہوتے ہیں کراچی سے لے کر خیبر تک ساری جماعتِ اسلامی ان کے لیے سرگرم ہوتی ہے۔ سارے وہاں جاتے ہیں۔ دیکھیں، آپ ایک سانس میں دو باتیں نہیں کرسکتے۔ ایک طرف آپ کہہ رہے ہیں کہ یہ ایک independent state ہے، دوسری طرف آپ خود ہی interfere کرنا چاہتے ہیں۔ سب parties جو interfere کررہی ہیں، یہ اچھا نہیں کررہی ہیں۔ اس میں rigging یا جو کچھ بھی ہوا، وہ وہاں کا مسئلہ ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ یہاں اس پر وقت ضائع نہ کیا جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: میں ابھی نمازِ جمعہ اور lunch break کے لیے House adjourn کرتا ہوں۔ We will meet again at 2:30 pm.

[The House was adjourned to meet again at 2:30 pm]

[The House reassembled at 2:46 p.m. with Mr. Acting Chairman (Mr. Jan Muhammad Khan Jamali) in the Chair.]

سینیٹر سید فیصل رضا عابدی: جناب چیئرمین! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی پانچ منٹ کے لیے گھنٹیاں بجائی جائیں۔ حسیب خان صاحب! یہ حکومت کے خلاف نہیں جائے گا، ہم تھوڑا بہت parliamentary کام جانتے ہیں، آپ آگئے ہیں،

جنہوں نے requisition کی ہے، انہوں نے کورم کو پورا کرنا ہے۔ اگر حکومت کا اجلاس ہو تو they would be responsible. کل رات حکومت نے کافی ساتھ دیا ہے، they kept on sitting. میں نے 2:30 p.m. کا وقت دیا تھا اور میں نے پندرہ منٹ late start کیا ہے تاکہ ممبران آ جائیں۔ ہم نے آپ کو cafeteria کی facility بھی دے دی ہے تاکہ آپ وہاں مناسب کھانا کھا لیں۔ پانچ منٹ ہوگئے ہیں جی؟ ٹھیک ہے bells کو بند کریں، please make a count.

(Count was made)

Mr. Acting Chairman: There are seventeen members in the House. Quorum is not complete so we cannot hold the proceedings.

"In exercise of the powers conferred by Clause-3 of Articles 54, read with Article 61 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I hereby prorogue the Senate on the conclusion of its business on Friday, 22nd July, 2011."

Sd/

(Asif Ali Zardari)

President,

Islamic Republic of Pakistan

[The House was then prorogued sine die]